بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 73

شمارہ 35

ایڈیٹر: منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 850 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک: 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadr.in

23 صفر 1446 ہجری قمری ● 29 ظہور 1403 ہجری شمسی ● 29 اگست 2024ء

ارشاد باری تعالیٰ

یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِالۡقَوۡلِ الثَّابِتِ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَۃِ ۚ وَیُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیۡنَ ۟ۙ وَیَفۡعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ۝ (سورہ ابراہیم، آیت 28)

ترجمہ: اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے مستحکم قول کے ساتھ دنیوی زندگی میں اور آخرت میں استحکام بخشتا ہے جبکہ اللہ ظالموں کو گمراہ ٹھہراتا ہے۔ اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 اگست 2024 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

انسان کو چاہیے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جما دے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کرسکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کرسکتا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

ہمارے ہادی کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خَیۡرُکُمۡ خَیۡرُکُمۡ لِاَھۡلِہٖ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کیساتھ نیکی اور بھلائی تب کرسکتا ہے۔ جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے۔ ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض وقت ایک غصہ میں بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مرگئی ہے اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ عَاشِرُوۡھُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ہاں اگر وہ بے جا کام کرے تو تنبیہ ضروری چیز ہے۔

انسان کو چاہیے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جما دے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کرسکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کرسکتا۔

خاوند عورت کے لئے اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ پس مرد میں جلالی اور جمالی دونوں رنگ موجود ہونے چاہئیں۔ اگر خاوند عورت سے کہے کہ تو اینٹوں کا ڈھیر ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دے تو اس کا حق نہیں ہے کہ اعتراض کرے۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 31، ایڈیشن 2018، قادیان)

مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ میں اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ایک مومن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس قدر طاقتیں اور قوتیں ملی ہوئی ہیں اُس پر فرض ہے کہ وہ اپنی ہر طاقت کو بنی نوع انسان کی بھلائی کیلئے صرف کرے اور صرف اس امر پر خوش نہ ہو جائے کہ اُس نے روپیہ دیدیا تھا یا نماز پڑھ لی تھی یا روزہ رکھ لیا تھا

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الحج آیت نمبر 36 ''اَلَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُھُمۡ وَالصّٰبِرِیۡنَ عَلٰی مَاۤ اَصَابَھُمۡ وَالۡمُقِیۡمِی الصَّلٰوۃِ وَمِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس جگہ مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ میں صرف روپیہ ہی شامل نہیں کہ انسان کچھ روپے خدا تعالیٰ کی راہ میں دے کر اپنے فرض کو ادا کرنے والا سمجھا جا سکے بلکہ مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ میں اُس کی آنکھیں بھی شامل ہیں، اس کا دماغ بھی شامل ہے، اُس کے کان بھی شامل ہیں، اس کی ناک بھی شامل ہے، اُس کے ہاتھ اور پاؤں بھی شامل ہیں، اُس کا دھڑ بھی شامل ہے۔ پھر مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ میں اس کا مکان بھی شامل ہے۔ وہ گندم بھی شامل ہے جو وہ استعمال کرتا ہے بلکہ وہ مولیاں اور گاجریں اور گُڑ بھی شامل ہیں جو زمیندار پیدا کرتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ روپیہ خرچ کر کے ایک شخص مالی قربانی کرنے والا قرار پا سکتا ہے لیکن شریعت صرف مالی قربانی کا حکم نہیں دیتی بلکہ شریعت یہ کہتی ہے کہ ہم نے تمہیں جو کچھ دیا ہے اس کا ایک حصہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ پس اگر کوئی شخص اپنی ساری جائیداد بھی چندہ میں دے دیتا ہے لیکن اس کی آنکھیں خدا تعالیٰ کے بندوں کی خدمت میں حصہ نہیں لیتیں، اُس کے ہاتھ پاؤں خدا تعالیٰ کے بندوں کی خدمت میں حصہ نہیں لیتے تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اپنی ساری جائیداد دے کر اپنے فرض کو ادا کر دیا ہے۔ یہ چیز منطق تو کہلائیگی لیکن دین نہیں کہلائیگا۔ دین کا تقاضا پورا کرنے کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے سارے جسم کو خدا تعالیٰ کے بندوں کی خدمت کیلئے استعمال کرے۔ احادیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن جب تمام انسان خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہونگے تو وہ بعض لوگوں سے کہے گا کہ اے میرے بندو! میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑے پہنائے۔ میں بیمار ہوا تم نے میری تیمارداری کی، اس لئے جاؤ اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔ وہ بندے کہیں گے توبہ توبہ بھلا ہماری کیا طاقت تھی کہ ہم تجھے کھانا کھلاتے یا پانی پلاتے یا کپڑے پہناتے یا بیماری پر تیری عیادت کرتے تُو تو ان تمام باتوں سے پاک ہے۔ وہ فرمائے گا یہ درست ہے لیکن جب میرا ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ تمہارے پاس آیا اور وہ بھوکا تھا تو تم نے اُسے کھانا کھلایا تو گویا مجھے ہی کھانا کھلایا۔ اور اسی طرح جب میرا ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ تمہارے پاس آیا اور وہ پیاسا تھا اور تم نے اُسے پانی پلایا تو گویا تم نے مجھے ہی پانی پلایا۔ اسی طرح جب تم نے ایک ننگے کو کپڑا پہنایا یا ایک بیمار کی تیمارداری کی تو تم نے ایک بندے کو کپڑا نہیں پہنایا یا ایک بندے کی تیمارداری نہیں کی بلکہ درحقیقت تم نے مجھے کپڑا پہنایا اور تم نے میری تیمارداری کی۔ اس لئے جاؤ اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔ غرض مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ میں اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ایک مومن کو

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

علمی مجالس کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو خوب چرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! جنت کے باغوں سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا: علم کی مجالس۔

(الترغیب والترھیب للمنذری، کتاب العلم باب الترغیب فی مجالسۃ العلماء 161)

استغفار کی اہمیت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے استغفار کو لازم کرلیا تو اللہ تعالیٰ اسے ہر غم اور تکلیف سے نجات دے گا، اور ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ پیدا فرما دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا، جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔

(ابن ماجہ کتاب الادب بَابُ الۡاِسۡتِغۡفَارِ)

دیندار عورت سے نکاح

حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: چار غرضوں سے عورت سے نکاح کیا جاتا ہے۔ اُس کے مال کی وجہ سے، اُس کے حسب نسب کی وجہ سے، اُس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اُس کی دینداری کی وجہ سے۔ دین دار عورت کو غنیمت سمجھو۔

(بخاری کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین)

اس شمارہ میں

- خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور 09 اگست 2024 (مکمل متن)
- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز جوابات
- سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
- سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
- نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ بلجیم کی حضور انور سے آن لائن ملاقات
- جنازہ حاضر وغائب، وصایا، نظم، دُعاؤں کی تحریک
- خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال وجواب
- خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ایک رؤیا تھا کہ اگر جماعت کا ہر فرد، ہر بڑا دوسو دفعہ درود شریف پڑھے اور جو درمیانی عمر کے ہیں کم ازکم سو دفعہ پڑھیں بچے بھی کم ازکم تینتیس دفعہ پڑھیں چھوٹی عمر کے بچوں کو انکے ماں باپ تین چار دفعہ پڑھائیں اور ساتھ ہی سو دفعہ استغفار بھی کریں تو تم ایک محفوظ قلعہ میں محفوظ ہو جاؤ گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہوسکتا

میں یہ بھی شامل کرتا ہوں کہ سو دفعہ رَبِّ كُلُّ شَيۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِيۡ وَانۡصُرۡنِيۡ وَارۡحَمۡنِيۡ کا وِرد بھی کریں

صرف جلسہ کے دنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ کیلئے درود شریف اور ذکر الٰہی اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اور اس پر ہر ایک کو بچے کو بڑے کو عورت کو مرد کو سب کو توجہ دینی چاہئے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے احبابِ جماعت احمدیہ عالمگیر کو خصوصی دعاؤں کی تحریک

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23/اگست 2024 کو مسجد مبارک اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے جلسہ سالانہ جرمنی کے کارکنوں اور جلسہ میں شامل ہونیوالے مہمانوں کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے زرّیں نصائح کیں۔ جلسہ سالانہ کے مقاصد پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں نہایت ہی دردمندانہ و پرمعارف نصیحت فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چند دُعاؤں کو مستقل پڑھنے کی بھی خصوصی تحریک فرمائی۔ حضور انور کا ارشاد گرامی ذیل میں پیش ہے۔ احباب ان دُعاؤں کا روزانہ باقاعدگی کے ساتھ ورد کریں تاکہ پوری جماعت ایک محفوظ قلعہ میں محفوظ ہوجائے جہاں شیطان کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کیونکہ یہ جلسہ شعائر اللہ میں شامل ہے اور اس میں شامل ہونے کا مقصد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے روحانیت میں ترقی کا حصول بتایا ہے جس کا ایک بہت بڑا ذریعہ عبادت اور ذکر الٰہی ہے اور ذکر الٰہی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور بہت سارے فائدوں میں سے اس کا بہت بڑا اور عظیم فائدہ یہ ہے کہ اذکروا اللہ یذکرکم۔ یعنی اگر تم ذکر الٰہی کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہارا ذکر کرے گا۔ پس خوش قسمت ہے وہ شخص جس کا ذکر اس کا آقا اس کا مالک اس کا پیدا کرنے والا اور مالک حقیقی کرے۔ اس پر لطف و احسان فرمائے۔

پس ان دنوں میں اس اہم امر کی طرف ہر ایک کو بہت توجہ دینی چاہئے۔ چاہے وہ جلسہ گاہ میں بیٹھ کر جلسہ سننے والے مرد ہیں یا عورتیں ہیں یا مختلف جگہوں پر خدمت پر مامور ڈیوٹی والے مرد ہیں یا عورتیں ہیں یا لجنہ ہیں ناصرات ہیں اطفال ہیں سب کو اس بات کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اگر ہم عبادت اور ذکر الٰہی کو جتنی اہمیت دینی چاہئے وہ نہیں دیں گے تو پھر نہ تو خدا تعالیٰ کے اس نمائندے کے ساتھ سچا تعلق جوڑنے والے بن سکتے ہیں اور نہ ہی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ یہ ایک ایسا فقرہ ہے کہ اس سے ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جانے چاہئیں۔ ہم یہ پڑھتے ہیں سنتے ہیں جماعتی پروگراموں میں کئی دفعہ یہ الفاظ دہرائے جاتے ہیں لیکن سرسری نظر سے ہم ان چیزوں کو دیکھتے ہیں اور دہرا کے اور سن کے گزر جاتے ہیں یا تھوڑی دیر کے لئے توجہ پیدا ہوتی ہے اور وقتی توجہ پیدا ہوتی ہے پھر بھول جاتے ہیں۔ پس ایک مخلص احمدی کو ایک حقیقی احمدی کو بہت فکر سے اس بات کو غور سے ہر وقت اپنے دل میں رکھنا چاہئے ہر فقرہ اور ہر لفظ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہمیں جھنجھوڑنے والے ہیں۔ ہم بیشک کہتے رہیں لاکھ ہم یہ کہیں کہ ہم احمدی ہیں لیکن اگر عرش کے خدا نے ہمیں اس فہرست میں شامل نہیں کیا تو ہمارا احمدی ہونے کا دعویٰ بھی بیکار ہے اور ہمارا ان جلسوں میں آنے کا مقصد بھی فضول ہے۔

پس ان دنوں میں خوب دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑیں ذکر الٰہی پر زور دیں اپنے دل کے اندھیروں کو مٹاتے چلے جائیں ظلمات کو دور کریں۔

اسی حوالے سے میں یہاں ایک تحریک بھی کر دینا چاہتا ہوں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ایک رؤیا تھا کہ ان کو کسی بزرگ نے کہا کہ اگر جماعت کا ہر فرد ہر بڑا دوسو دفعہ درود شریف پڑھے یہ سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ سُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور جو درمیانی عمر کے ہیں پندرہ سے پچیس سال کے لوگ وہ بھی کم ازکم سو دفعہ پڑھیں بچے بھی کم ازکم تینتیس دفعہ پڑھیں چھوٹی عمر کے جو بچے ہیں ان کو ان کے ماں باپ تین چار دفعہ یہ پڑھائیں اور ساتھ ہی سو دفعہ استغفار بھی کریں۔ اسی طرح میں یہ بھی شامل کرتا ہوں کہ سو دفعہ رَبِّ كُلُّ شَيۡءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِيۡ وَانۡصُرۡنِيۡ وَارۡحَمۡنِيۡ کا ورد بھی کریں۔ ان دنوں میں خاص طور پر اور عموماً ہمیشہ کے لئے آپ کو رؤیا میں یہی دکھایا گیا تھا کہ اگر یہ کرو گے تو تم ایک محفوظ قلعہ میں محفوظ ہو جاؤ گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہوسکتا اور لوہے کی دیواریں ہیں اس قلعہ کی جس کی دیواریں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ پس کوئی سوراخ ایسا نہیں رہے گا جہاں سے شیطان حملہ کر سکے۔

ان دنوں میں جبکہ شیطان ہر حیلے سے ہمارے پر حملے کرنے کی کوشش کر رہا ہے بحیثیت جماعت بھی اور مجموعی طور پر عمومی طور پر دنیا میں بھی اس سے بچنے کے لئے ایک ہی ذریعہ ہے کہ خاص طور پر دعاؤں پہ زور دیں اور صرف جلسہ کے دنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے یہ درود شریف اور ذکر الٰہی جو ہے یہ ورد جو ہے اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اور اس پر ہر ایک کو بچے کو بڑے کو عورت کو مرد کو سب کو توجہ دینی چاہئے۔

خطبہ کے آخر پر پھر ایک مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دُعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

جو میں نے تحریک کی ہے درود شریف دوسو دفعہ پڑھنے اور استغفار سو دفعہ پڑھنے اور رب کل شیء خادمك رب فاحفظني وانصرني وارحمني پڑھنے کی اس طرف بھی بہت توجہ کریں اور یہ صرف تین دنوں کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ مستقل تحریک ہے ہر احمدی کو مستقل پڑھتے رہنا چاہئے۔ مائیں اپنے بچوں کو بھی یہ دہرواتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

احباب کرام! پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو باقاعدگی کے ساتھ اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں

احباب کرام کو علم ہے کہ پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاکٹروں کے مشورہ سے جلسہ سالانہ جرمنی 2024 میں شمولیت کو ملتوی فرماتے ہوئے لندن سے ہی جلسہ کو خطاب فرما رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 23/اگست 2024 کے شروع میں فرمایا:

’’الحمد للہ آج جلسہ سالانہ جرمنی شروع ہو رہا ہے۔ اس وقت جرمنی کی جماعت مجھے وہاں جلسہ میں دیکھنا چاہتی تھی لیکن انسان کے ساتھ بشری تقاضے بھی لگے ہوئے ہیں صحت وغیرہ بھی اس کا ایک حصہ ہے اس وجہ سے ڈاکٹر کے مشورے سے آخری وقت میں جرمنی کے سفر کو ملتوی کرنا پڑا اور یہی تجویز ہوا کہ یہاں سے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جلسہ کے پروگراموں میں شامل ہوا جائے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے کی ایجادوں میں اس نے اس طرح رابطے کے سامان مہیا فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلسہ اور تمام انتظامات ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور لوگوں کو تمام پروگراموں سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

قبل ازیں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 3 مئی 2024 میں اپنی صحت کے متعلق دُعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا:

”دوسری دعا جس کے لئے میں آج کہنا چاہتا ہوں وہ اپنے لئے ہے۔ ایک عرصہ سے مجھے دل کے valve کی تکلیف تھی۔ ڈاکٹرز پروسیجر کا کہا کرتے تھے لیکن میں ٹالتا رہتا تھا۔ اب ڈاکٹروں نے کہا کہ ایسی سٹیج آگئی ہے کہ مزید انتظار مناسب نہیں چنانچہ ان کے کہنے پر گزشتہ دنوں valve کی تبدیلی کا پروسیجر ہوا ہے۔ الحمد للہ ٹھیک ہوگیا اور اس لئے میں چند دن ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق مسجد بھی نہیں آسکا۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ میڈیکلی اب جو پروسیجر ہونا تھا وہ اللہ کے فضل سے کامیاب ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی زندگی دینی ہے فعال زندگی عطا فرمائے۔“

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو باقاعدگی کے ساتھ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ پیارے آقا کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِكۡ لَنَا فِيۡ عُمُرِهٖ وَاَمۡرِهٖ۔ ☆☆

خطبہ جمعہ

رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبَیّ کے بیٹے صحابیٔ رسول حضرت عبداللہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! اس خبر کی وجہ سے جو آپؐ تک پہنچی ہے اگر آپؐ میرے باپ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو مجھے حکم دیں۔ اللہ کی قسم! میں آپؐ کے اس مجلس سے کھڑا ہونے سے پہلے اس کا سر لے آؤں گا

رسول اللہؐ نے فرمایا اے عبداللہ! نہ میں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا ہے اور نہ کسی کو اس کا حکم دیا ہے۔ ہم ضرور اس کے ساتھ حسن سلوک کریں گے جب تک وہ ہمارے درمیان ہے

حضرت زید بن ارقمؓ بیان کرتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (وحی نازل ہونے کی) یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپؐ نے میرا کان پکڑا اور میں اپنی سواری پر تھا حتی کہ مَیں اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اے لڑکے! تیرے کان نے وفا کی اور اللہ نے تیری بات کی تصدیق کر دی یعنی وحی اسی بارے میں تھی

یہودی عالم زید بن لُصیت نے کہا مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملے میں شک تھا اب میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ گویا کہ میں نے آج ہی اسلام قبول کیا ہے۔ اس واقعہ کے بعد وہ کہتا ہے کہ اب میں سچے طور پر اسلام قبول کرتا ہوں

جنگِ مُرَیْسِیع کے حالات وواقعات کا بیان نیز بنگلہ دیش و پاکستان کے احمدیوں اور فلسطینی مسلمانوں کے لیے دعاؤں کی تحریک

مکرم ڈاکٹر ذکاء الرحمٰن صاحب شہید ابن چودھری عبد الرحمٰن صاحب آف لالہ موسیٰ ضلع گجرات اور محترمہ سعیدہ بشیر صاحبہ اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 09؍اگست 2024ء بمطابق 09؍ظہور 1403 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

جلسہ سے پہلے کے خطبات میں جنگِ مریسیع کے حوالے سے ذکر ہو رہا تھا۔ اس بات کا بھی ذکر ہوا تھا کہ عبداللہ بن اُبی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق غلط باتیں کیں اور منافقانہ رویہ اختیار کیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیینؐ میں اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ’’جنگ کے اختتام کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چند دن تک مریسیع میں قیام فرمایا مگر اس قیام کے دوران منافقین کی طرف سے ایک ایسا ناگوار واقعہ پیش آیا جس سے قریب تھا کہ کمزور مسلمانوں میں خانہ جنگی تک نوبت پہنچ جاتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی موقع شناسی اور مقناطیسی اثر نے اس فتنہ کے خطرناک نتائج سے مسلمانوں کو بچا لیا۔ واقعہ یوں ہوا کہ حضرت عمرؓ کا ایک نوکر جَہْجَاہ نامی مریسیع کے مقامی چشمہ پر سے پانی لینے کے لیے گیا۔ اتفاقاً اسی وقت ایک دوسرا شخص سِنَان نامی بھی جو انصار کے حلیفوں میں سے تھا پانی لینے کے لیے وہاں پہنچا۔ یہ دونوں شخص جاہل اور عامی لوگوں میں سے تھے۔ چشمہ پر یہ دونوں شخص آپس میں جھگڑ پڑے اور جہجاہ نے سنان کو ایک ضرب لگا دی۔ بس پھر کیا تھا سِنان نے زور زور سے چلّانا شروع کر دیا کہ اے انصار کے گروہ! میری مدد کو پہنچو کہ میں پِٹ گیا۔ جب جَہْجَاہ نے دیکھا کہ سِنان نے اپنی قوم کو بلایا ہے تو اس نے بھی اپنی قوم کے لوگوں کو پکارنا شروع کر دیا کہ اے مہاجرین! بھاگیو دوڑیو۔ جن انصار و مہاجرین کے کانوں میں یہ آواز پہنچی وہ اپنی تلواریں لے کر بے تحاشا اس چشمہ کی طرف لپکے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں ایک اچھا خاصہ مجمع ہو گیا اور قریب تھا کہ بعض جاہل نوجوان ایک دوسرے پر حملہ آور ہو جاتے مگر اتنے میں بعض سمجھدار اور مخلص مہاجرین و انصار بھی موقع پر پہنچ گئے۔ اور انہوں نے فوراً لوگوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے صلح صفائی کروا دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپؐ نے فرمایا: ’’یہ ایک جاہلیت کا مظاہرہ ہے اور اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اور اس طرح معاملہ رفع دفع ہو گیا لیکن جب منافقین کے سردار عبداللہ بن اُبَیّ بن سلول کو جو اس غزوہ میں شامل تھا اس واقعہ کی اطلاع پہنچی تو اس بدبخت نے اس فتنہ کو پھر جگانا چاہا اور اپنے ساتھیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مسلمانوں کے خلاف بہت کچھ اکسایا اور کہا یہ سب تمہارا اپنا قصور ہے کہ تم نے ان بے خانماں مسلمانوں کو پناہ دے کر ان کو سر پر چڑھا لیا ہے۔ اب بھی تمہیں چاہیے کہ ان کی اعانت سے دست بردار ہو جاؤ پھر یہ خود بخود چھوڑ چھاڑ کر چلے جائیں گے اور بالآخر اس بدبخت نے یہاں تک کہہ دیا کہ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ (المنافقون:9)۔ ’’یعنی دیکھو تو اب مدینہ میں جا کر عزت والا شخص یا گروہ وہ ذلیل شخص یا گروہ کو اپنے شہر سے باہر نکال دیتا ہے یا نہیں۔ اس وقت ایک مخلص مسلمان بچہ زید بن ارقمؓ بھی وہاں بیٹھا تھا اس نے عبداللہ کے منہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق یہ الفاظ سنے تو بے تاب ہو گیا اور فوراً اپنے چچا کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حضرت عمرؓ بھی بیٹھے تھے۔ وہ یہ الفاظ سن کر غصہ وغیرت سے بھر گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق فتنہ پرداز کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا ’’عمر! جانے دو۔ کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ لوگوں میں یہ چرچا ہو کہ محمدؐ اپنے ساتھیوں کو قتل کرواتا پھرتا ہے۔‘‘ پھر آپ نے عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلوا بھیجا اور ان سے دریافت فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ وہ سب قسمیں کھا گئے کہ ہم نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔ بعض انصار نے بھی بطریق سفارش عرض کیا کہ زید بن ارقم کو غلطی لگی ہوگی۔ آپ نے اس وقت عبداللہ بن اُبَیّ اور اس کے ساتھیوں کے بیان کو قبول فرما لیا اور زید کی بات رد کر دی جس سے زید کو سخت صدمہ ہوا مگر بعد میں قرآنی وحی نے زید کی تصدیق فرمائی اور منافقین کو جھوٹا قرار دیا۔

اِدھر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عبداللہ بن ابی وغیرہ کو بلا کر اس بات کی تصدیق شروع فرمادی اور ادھر آپ نے حضرت عمرؓ سے ارشاد فرمایا کہ اسی وقت لوگوں کو کوچ کا حکم دے دو۔ یہ وقت دوپہر کا تھا جبکہ آنحضرتؐ عموماً کوچ نہیں فرمایا کرتے تھے کیونکہ عرب کے موسم کے لحاظ سے یہ وقت سخت گرمی کا وقت ہوتا ہے اور اس میں سفر کرنا نہایت تکلیف دہ ہوتا ہے مگر آپ نے اس وقت کے حالات کے مطابق یہی مناسب خیال فرمایا کہ ابھی کوچ ہو جاوے۔ چنانچہ آپ کے حکم کے ماتحت فوراً سارا اسلامی لشکر واپسی کے لیے تیار ہو گیا۔ غالباً اسی موقع پر اُسَید بن حُضَیر انصاری جو قبیلہ اوس کے نہایت نامور رئیس تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! آپ تو عموماً ایسے وقت میں سفر نہیں فرمایا کرتے۔ آج کیا معاملہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ’’اُسَید! کیا تم نے نہیں سنا کہ عبداللہ بن ابی نے کیا الفاظ کہے ہیں؟ وہ کہتا ہے کہ ہم مدینہ چل لیں۔ وہاں پہنچ کر عزت والا شخص ذلیل شخص کو باہر نکال دے گا۔‘‘ اُسَید نے بے ساختہ عرض کیا ہاں یارسول اللہ! آپ چاہیں تو بے شک عبداللہ کو مدینہ سے باہر نکال سکتے ہیں کیونکہ واللہ عزت والے آپ ہیں اور وہی ذلیل ہے۔ ’’پھر اُسَید بن حُضَیرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ جانتے ہیں کہ آپ کے تشریف لانے سے قبل عبداللہ بن ابی اپنی قوم میں بہت معزز تھا اور اس کی قوم اس کو اپنا بادشاہ بنانے کی تجویز میں تھی جو آپؐ کے تشریف لانے سے خاک میں مل گئی۔ پس اس وجہ سے اس کے دل میں آپ کے متعلق حسد بیٹھ گیا ہوا ہے۔ اس لیے آپ اس کی اس بکواس کی کچھ پروا نہ کریں اور اس سے درگزر فرماویں۔‘‘

(ماخوذ سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 559 تا 561)

پھر ایک دوسری روایت میں لکھا ہے۔ عبداللہ بن ابی کے بیٹے کو جب یہ ساری بات معلوم ہوئی اور حضرت عمرؓ کی گفتگو کا علم ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس خبر کی وجہ سے جو آپ تک پہنچی ہے اگر آپ میرے باپ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو مجھے حکم دیں۔ اللہ کی قسم! میں آپ کے اس مجلس سے کھڑا ہونے سے پہلے اس کا سر لے آؤں گا۔ اللہ کی قسم! خزرج والے جانتے ہیں کہ خزرج میں کوئی آدمی مجھ سے زیادہ والدین سے حسن سلوک کرنے والا نہیں ہے اور یارسول اللہ! مجھے اس بات کا خوف ہے کہ آپ میرے علاوہ کسی اور کو اس کے قتل کرنے کا حکم دیں تو میرا نفس مجھے نہیں چھوڑے گا کہ میں اپنے باپ کے قاتل کو لوگوں میں چلتا پھرتا دیکھوں اور اسے قتل کر دوں اور آگ میں داخل ہو جاؤں۔ یہ نہ ہو کہ اگر اور کوئی قتل کرے تو میں پھر غصہ میں اس کو قتل کر دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معاف کرنا سب سے افضل ہے اور آپ کا احسان کرنا سب سے عظیم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی باتیں سن کر فرمایا:

اے عبداللہ! نہ میں نے اس کے قتل کا ارادہ کیا ہے اور نہ کسی کو اس کا حکم دیا ہے۔ ہم ضرور اس کے ساتھ حسن سلوک کریں گے جب تک وہ ہمارے درمیان ہے۔

عبداللہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! بیشک اس شہر والوں نے اتفاق کر لیا تھا کہ میرے باپ کے سر پر تاج رکھیں۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ کو لے آیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو پست کر دیا اور آپ کے ذریعہ ہمیں بلند کر دیا۔ اور اس کے ساتھ کچھ ایسے لوگ ہیں جو اس کے پاس آتے جاتے ہیں اور اس کو وہ باتیں یاد دلاتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ غالب آچکا ہے۔ یہ عبداللہ بن اُبَیّ کے بیٹے کہہ رہے ہیں۔

(سبل الہدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 348-350 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ’’عبداللہ بن ابی کا لڑکا جس کا نام حُبَابؔ تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے بدل کر عبداللہ کر دیا تھا۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 561)

بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر واپسی کا سفر شروع ہوا۔ اس کی تفصیل میں مزید لکھا ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن شام تک اور ساری رات صبح تک اور دن کا ابتدائی حصہ سفر کیا۔ لوگوں کو سورج تکلیف دینے لگا تو پھر آپ نے لوگوں کے ساتھ قیام فرمایا۔ وہ جیسے ہی زمین پر اترے تو سو گئے۔ اس سارے سفر میں کوئی ایک شخص بھی اپنی سواری سے نہیں اترا تھا سوائے قضائے حاجت کے لیے یا نماز کے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کو ہانکتے اور اس کے پیچھے ٹانگوں میں کوڑا مارتے۔ یہ لمبا سفر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے کیا تا کہ لوگوں کو عبداللہ بن ابی کی وہ بات بھول جائے جو گذشتہ روز ہوئی تھی۔

(سبل الہدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 350 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن سفر فرما رہے تھے اور حضرت زید بن ارقمؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو کی جانب اپنی سواری پر تھے۔ رسول اللہ ان کے چہرے کو دیکھ سکتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کو ایڑھ لگاتے تو وہ ذرا تیز ہو جاتی۔ اس وقت آپؐ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔ حضرت زید بن ارقمؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ پر سختی طاری ہو گئی اور آپؐ کی پیشانی پسینے سے تر ہو گئی اور آپ کی سواری کے اگلے پاؤں بوجھل ہو گئے حتی کہ قریب تھا کہ وہ انہیں موڑ لیتی یعنی اس کی ٹانگیں مڑ جاتیں۔ میں جان گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کی جا رہی ہے کیونکہ ایسی حالت آپؐ کی اسی وقت ہوتی تھی جب آپؐ پر وحی ہو رہی ہو اور مجھے امید تھی کہ وحی میں میری خبر کی تصدیق بھی نازل ہوئی ہوگی۔ حضرت زید بن ارقمؓ بیان کرتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپؐ نے میرا کان پکڑا اور میں اپنی سواری پر تھا حتی کہ مَیں اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے اے لڑکے! تیرے کان نے وفا کی اور اللہ نے تیری بات کی تصدیق کر دی یعنی وحی اسی بارے میں تھی۔

(سبل الہدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 354 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ایک دوسری روایت ہے کہ حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں جا رہا تھا اور مَیں نے غم سے اپنا سر جھکایا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے کان کو سہلایا اور میرے سامنے مسکرا دیے اور آپؐ کی اس مسکراہٹ کے بدلے میں مجھے ہمیشہ کی زندگی بھی مل جائے تو یہ میرے لیے خوشی کی بات نہ ہوتی۔ کہتے ہیں اتنی خوشی ہوئی مجھے اس مسکراہٹ کو دیکھ کر کہ مجھے اپنی زندگی سے یہ مسکراہٹ بڑی قیمتی لگی۔ بہرحال کہتے ہیں پھر حضرت ابوبکرؓ مجھے ملے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا کہا؟ میں نے کہا آپؐ نے مجھ سے کچھ نہیں فرمایا سوائے اس کے کہ میرے کان کو سہلایا اور میرے سامنے مسکرائے۔ انہوں نے کہا خوشخبری ہو۔ پھر حضرت عمرؓ مجھے ملے۔ میں نے ان سے بھی وہی بات کہی جو میں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہی تھی۔ (سنن الترمذی ابواب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ المنافقین حدیث 3313)

ایک روایت میں بیان ہوا ہے کہ جب سورۃ المنافقون نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بلا بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آیات تلاوت فرمائیں اور فرمایا إِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ۔ یعنی اللہ نے تمہیں سچا کر دیا ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر باب قولہ واذا قیل لھم تعالوا ...... حدیث 4904)

چنانچہ سورۂ منافقون نازل ہونے کے بعد حضرت عُبَادہ بن صامتؓ، اِبنِ اُبَی کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اسے سلام تک نہیں کیا۔ پھر اَوس بن خَوْلِی گزرے تو انہوں نے بھی سلام نہیں کیا۔ یہ دیکھ کر اِبنِ اُبَی کہنے لگا کہ یہ کیسا معاملہ ہے جس پر تم دونوں نے گٹھ جوڑ کر لیا ہے؟ اس کی یہ بات انہوں نے سن لی۔ وہ دونوں صحابی اس کے پاس آئے اور اس کی اس حرکت پر اسے خوب جھڑکا اور ڈانٹ ڈپٹ کی اور بتایا کہ اس کی بات کو جھٹلانے کے لیے قرآن نازل ہو چکا ہے۔ اَوس بن خَوْلِی کہنے لگے اَب میں تیرے بارے میں کبھی کوئی بات نہیں کروں گا جب تک میں یہ نہ جان لوں کہ تُو اپنی حرکتوں سے باز آ گیا ہے اور تُو نے اللہ سے توبہ کر لی ہے۔ ہم لوگ تیری خاطر زید بن ارقم کو کوستے رہے کہ تم نے اپنی قوم کے ایک آدمی کے بارے میں غلط بیانی کی ہے یہاں تک کہ زید کی تصدیق ہو گئی اور تیرے جھوٹ پر آیاتِ قرآنی کی مہر لگ گئی۔ (کتاب المغازی واقدی جلد 1 صفحہ 356 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو کُوچ کا حکم دیا تو عبداللہ بن ابی کے بیٹے حضرت عبداللہ لوگوں سے آگے آ کر راستے میں اپنے باپ کے لیے کھڑے ہو گئے اور جب والد کو دیکھا تو اس کو روک لیا اور کہا کہ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا جب تک تم یہ اقرار نہ کر لو کہ تم ذلیل ترین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ عزت دار ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ میری عمر کی قسم! ہم اس سے ضرور اچھا برتاؤ کریں گے جب تک یہ ہمارے درمیان ہے۔ (الطبقات الکبریٰ جزء 2 صفحہ 50 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس بارے میں اس طرح لکھا ہے کہ ’’عبداللہ بن عبداللہ بن اُبَیّ کو اپنے باپ کے خلاف اتنا جوش تھا کہ جب لشکر اسلامی مدینہ کی طرف لوٹا تو عبداللہ اپنے باپ کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا خدا کی قسم! میں تمہیں واپس نہیں جانے دوں گا جب تک تم اپنے منہ سے یہ اقرار نہ کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معزز ہیں اور تم ذلیل ہو اور عبداللہ نے اس اصرار سے اپنے باپ پر زور ڈالا کہ آخر اس نے مجبور ہو کر یہ الفاظ کہہ دیئے جس پر عبداللہ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ جب واپسی کا کُوچ شروع ہوا تو اس دن کا بقیہ حصہ اور ساری رات اور اگلے دن کا ابتدائی حصہ لشکرِ اسلامی برابر لگاتار چلتا رہا اور جب بالآخر ڈیرہ ڈالا گیا تو لوگ اس قدر تھک کر چُور ہو چکے تھے کہ مقام کرتے ہی ان میں سے اکثر گہری نیند سو گئے۔ اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیدار مغزی سے لوگوں کی توجہ اس ناگوار واقعہ کی طرف سے ہٹ کر ایک لمبے وقفہ تک دوسری طرف لگی رہی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مسلمانوں کو منافقین کی فتنہ انگیزی سے بچا لیا۔ دراصل منافقین مدینہ کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی تھی کہ جس طرح بھی ہو سکے مسلمانوں میں خانہ جنگی اور باہمی انشقاق کی صورت پیدا کر دیں۔ نیز اگر ممکن ہو تو ان کی نظر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت کو کم کر دیں۔ مگر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقناطیسی شخصیت نے مسلمانوں میں ایسا رشتہ اتحاد پیدا کر دیا تھا کہ کوئی سازش اس میں

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (حٰمٓ السجدۃ:34)

ترجمہ: اور بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجا لائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

طالب دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡۤ اَذۡہَبَ عَنَّا الۡحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوۡرٌ شَکُوۡرُ (فاطر:35)

ترجمہ: اور وہ کہیں گے کہ تمام تر تعریف اللہ ہی کیلئے ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔ یقیناً ہمارا ربّ بہت ہی بخشنے والا (اور) قدر دان ہے۔

طالب دعا: محمد منیر احمد ولد مکرم غلام محمد سنوری صاحب مرحوم وافراد خاندان (صدر جماعت احمدیہ کامارڈی)

رخنہ انداز نہیں ہوسکتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کے متعلق تو مسلمانوں کے دلوں میں عزت واحترام اخلاص وایمان اور محبت وعشق کے وہ جذبات راسخ ہو چکے تھے کہ انہیں متزلزل کرنا کسی بشر کی طاقت میں نہیں تھا۔ چنانچہ اسی موقع پر دیکھ لو کہ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین نے دو عامی مسلمانوں کے ایک وقتی جھگڑے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کس طرح صحابہ میں اختلاف وانشقاق کا بیج بونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت ورعب کو صدمہ پہنچانے کی کوشش کی مگر اسے کیسی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور خدا نے اسے خود اس کے بیٹے کے ہاتھوں سے وہ ذلت کا پیالہ پلایا جو اسے غالباً مرتے دم تک نہ بھولا ہوگا۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 561-562)

دوسری روایت میں لکھا ہے کہ اس واقعہ کے بعد عبداللہ بن اُبَی جب بھی کوئی ایسی ویسی بات کرتا تو اس کی قوم والے اس کو برا بھلا کہتے اور اس کو روکتے ٹوکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صورتحال کا علم ہوا تو آپ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ عمر اب بتاؤ۔ اللہ کی قَسم! اگر میں اسے اس دن قتل کرا دیتا جب تم نے مجھ سے کہا تھا تو لوگ مجھ سے بدظن ہو جاتے اور ناک چڑھاتے اور اب اگر انہیں لوگوں کو میں اس کے قتل کا حکم دوں تو وہ ضرور اس کو قتل کر دیں گے کیونکہ اب صورتحال واضح ہوگئی ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: اللہ کی قَسم! میں نے جان لیا کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے میری رائے سے زیادہ بابرکت ہے۔ (السیرۃ النبویہ لابن ہشام صفحہ 672 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ بنو مُصطَلِق اور عبداللہ بن ابی کے اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ ’’چونکہ کفارِ مکہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے پر تلے ہوئے تھے اور جو قبائل دوست تھے وہ بھی دشمن بن رہے تھے اس لیے ان منافقین نے بھی جو مسلمانوں کے درمیان موجود تھے اِس موقع پر یہ جرأت کی کہ وہ مسلمانوں کی طرف سے ہو کر جنگ میں حصہ لیں۔ غالباً ان کا خیال تھا کہ اس طرح انہیں مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا موقع مل سکے گا مگر بنو مصطلق کے ساتھ جو لڑائی ہوئی وہ چند گھنٹوں میں ختم ہوگئی اِس لیے اِس لڑائی کے دوران میں منافقین کو کوئی شرارت کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ بنو مصطلق کے قصبہ میں کچھ دن قیام فرمائیں۔ آپؐ کے قیام کے دوران میں ایک مکہ کے رہنے والے مسلمان کا ایک مدینہ کے رہنے والے مسلمان سے کنویں سے پانی نکالنے کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔ اتفاق سے یہ مکہ والا آدمی ایک آزاد شدہ غلام تھا اس نے مدینہ والے شخص کو مارا۔ جس پر اس نے اہل مدینہ کو جنہیں انصار کہتے تھے پکارا اور مکہ والے نے مہاجرین کو پکارا۔ اِس طرح جوش پھیل گیا۔ کسی نے یہ دریافت کرنے کی کوشش نہ کی کہ اصل واقعہ کیا ہے۔‘‘ بس جوش ہوا اور لڑ پڑے۔ اسی طرح فساد پیدا ہوتے ہیں۔ ’’دونوں طرف کے جوان آدمیوں نے تلواریں نکال لیں۔ عبداللہ بن اُبَیّ بن سَلول سمجھا کہ ایسا موقع خدا نے مہیا کر دیا ہے۔‘‘ وہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ موقع دے دیا ہے۔ ’’اس نے چاہا کہ آگ پر تیل ڈالے اور اہلِ مدینہ کو مخاطب کر کے کہا کہ اِن مہاجرین پر تمہاری مہربانی حد سے بڑھ گئی ہے اور تمہارے نیک سلوک سے ان کے سر پھر گئے ہیں اور یہ دن بدن تمہارے سر پر چڑھتے جاتے ہیں۔

قریب تھا کہ اِس تقریر کا وہی اثر ہوا ہوتا جو عبداللہ چاہتا تھا اور جھگڑا شدت پکڑ جاتا مگر ایسا نہ ہوا۔ عبداللہ نے اپنی شر انگیز تقریر کا اندازہ لگانے میں غلطی کی تھی اور یہ سمجھتے ہوئے کہ انصار پر اس کا اثر ہو گیا ہے اس نے یہاں تک کہہ دیا کہ ہم مدینہ میں واپس پہنچ لیں پھر جو معزز ترین انسان ہے وہ ذلیل ترین انسان کو باہر نکال دے گا۔ معزز ترین انسان سے اس کی مراد وہ خود تھا اور ارذل ترین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (نعوذ باللہ من ذٰلك)۔

جونہی یہ بات اس کے منہ سے نکلی مومنوں پر اس کی حقیقت کھل گئی اور انہوں نے کہا کہ یہ معمولی بات نہیں بلکہ یہ شیطان کا قول ہے جو ہمیں گمراہ کرنے آیا ہے۔ ایک جوان آدمی اٹھا اور اپنے چچا کے ذریعے اس نے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دی۔ آپ نے عبداللہ بن ابی بن سلول اور اس کے دوستوں کو بلایا اور پوچھا کیا بات ہوئی ہے؟ عبداللہ نے اور اس کے دوستوں نے بالکل انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ یہ واقعہ جو ہمارے ذمہ لگایا گیا ہے ہوا ہی نہیں۔‘‘ مکر گئے بالکل۔ ’’آپ نے کچھ نہ کہا لیکن سچی بات پھیلنی شروع ہوگئی۔ کچھ عرصہ کے بعد عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے عبداللہ نے بھی یہ بات سنی۔ وہ فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔ اے اللہ کے نبی! میرے باپ نے آپ کی ہتک کی ہے اس کی سزا موت ہے اگر آپ یہی فیصلہ کریں تو میں پسند کرتا ہوں کہ آپ مجھے حکم دیں کہ میں اپنے باپ کو قتل کروں۔ اگر آپ کسی اور کو حکم دیں گے اور میرا باپ اس کے ہاتھوں مارا جائے گا تو ہوسکتا ہے کہ میں اس آدمی کو قتل کر کے اپنے باپ کا بدلہ لوں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لے لوں۔‘‘ کیونکہ اس علاقے کے لوگوں کی طبیعتوں پر بھی کچھ نہ کچھ اثر تو بہر حال تھا۔ انہوں نے کہا کہ بہتر یہی ہے کہ آپ مجھے حکم دیں کہ مَیں اپنے باپ کو قتل کروں۔ ’’مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا ہرگز ارادہ نہیں۔ میں تمہارے والد کے ساتھ نرمی اور مہربانی کا سلوک کروں گا۔ جب عبداللہ نے اپنے باپ کی بیوفائی اور درشت کلامی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی اور مہربانی سے مقابلہ کیا تو اس کا ایمان اَور بڑھ گیا اور اپنے باپ کے خلاف اس کا غصہ بھی اسی نسبت سے ترقی کر گیا۔

جب لشکر مدینہ کے قریب پہنچا تو اس نے آگے بڑھ کر اپنے باپ کا راستہ روک لیا اور کہا میں تم کو مدینہ کے اندر داخل نہیں ہونے دوں گا تاوقتیکہ تم وہ الفاظ واپس نہ لے لو جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف استعمال کئے ہیں۔ جس منہ سے یہ بات نکلی ہے کہ خدا کا نبی ذلیل ہے اور تم معزز ہو اسی منہ سے تم کو یہ بات کہنی ہوگی کہ خدا کا نبی معزز ہے اور تم ذلیل ہو۔ جب تک تم یہ نہ کہو میں تمہیں ہرگز آگے نہ جانے دوں گا۔ عبداللہ بن ابی بن سلول حیران اور خوفزدہ ہو گیا اور کہنے لگا اے میرے بیٹے! میں تمہارے ساتھ اتفاق کرتا ہوں، محمد معزز ہے اور میں ذلیل ہوں۔ نوجوان عبداللہ نے اس پر اپنے باپ کو چھوڑ دیا۔‘‘ (دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 265 تا 267)

اس سفر کے دوران ایک یہ واقعہ بھی ہوا کہ ایک جگہ جب پڑاؤ تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گم گئی۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ بنو مصطلق سے واپسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فُوَيْقُ النَّقِيْع یا بَقْعَاء نامی ایک چشمہ پر اترے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 671 دار الکتب العلمیۃ بیروت) بَقْعَاء، نَقِيْع کے بالائی جانب ہے اور نَقِيْع مدینہ سے جنوب میں چالیس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ (سیرت انسائیکلو پیڈیا جلد 7 صفحہ 191-192 دار السلام ریاض) بہرحال اس جگہ مسلمانوں نے اپنے جانوروں کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور اس دوران میں شدید آندھی آ گئی۔ اس آندھی کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قَصْوَاء گم ہو گئی۔ مسلمان اسے ہر سمت تلاش کرنے لگے۔ زید بن لُصَیْت انصار کی ایک جماعت میں تھا، یہ منافق تھا۔ اس جماعت میں حضرت عَبَّاد بن بِشر بن وَقْش، سَلَمہ بن سَلَامہ اور اُسَید بن حُضَیر بھی تشریف فرما تھے۔ زید بن لُصَیْت یہودی قبیلے بنو قینقاع میں سے تھا۔ اس کا شمار ان یہود علماء میں سے ہوتا تھا جو بظاہر تو مسلمان ہو چکے تھے لیکن اندر سے یہودی ہی تھے۔ اس منافق یعنی زید بن لُصَیْت نے کہا۔ لوگ کیوں بھاگتے پھر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی تلاش کر رہے ہیں جو گم ہوگئی ہے۔ لُصَیت نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ انہیں بتا نہیں دیتا کہ وہ فلاں جگہ ہے۔ صحابہؓ نے اس کی یہ بات عجیب سمجھی۔ انہوں نے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ کے دشمن! رب تعالیٰ تجھے برباد کرے۔ تُو منافق ہے۔ جب اس نے یہ بات کی تو جو ایمان والے تھے ان کو پتہ لگ گیا کہ یہ تو منافقانہ بات ہے۔ انہوں نے کہا تُو منافق ہے۔ پھر حضرت اُسَید بن حُضَیرؓ نے اس کی طرف توجہ کی اور کہا اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ اس کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کیا ہے تو میں یہ نیزہ تمہارے آر پار کر دیتا۔ دشمنِ خدا تیرے دل میں یہ نفاق تھا تو پھر تو ہمارے ساتھ کیوں نکلا۔ اس نے کہا میں دنیاوی سامان کے حصول کے لیے نکلا ہوں۔ کھل گیا، کچھ نہ کچھ سامنے آ گیا اور طنزاً کہا کہ بخدا! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمیں اس سے بڑے بڑے امور کے بارے میں بتاتے ہیں۔ ہمیں آسمانی امور کے بارے میں بتاتے ہیں تو بھلا وہ اس اونٹنی کے بارے میں نہیں بتا سکتے۔ کہتے ہیں کہ بڑی پیشگوئیاں اللہ تعالیٰ مجھے بتاتا ہے، غیب کی خبر دے دیتا ہے۔ اونٹنی کے بارے میں کیوں نہیں خبر ہوتی۔ منافقانہ باتیں کرنے لگا۔ وہ سب جو وہاں بیٹھے تھے اس کی طرف لپکے اور کہا کہ بخدا اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ تمہارے دل میں ایسے خیالات ہیں تو ہم اور تم ایک لمحے کے لیے بھی اکٹھے نہ ہوتے۔ اب ہم ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ وہ خوف کے مارے وہاں سے بھاگ گیا کہ صحابہ کہیں اس پہ حملہ نہ کر دیں۔ صحابہؓ نے اس کا سامان جو وہاں پڑا تھا باہر نکال پھینکا۔ بہرحال وہ صحابہ سے چھپتا ہوا بھاگ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پناہ حاصل کرنے کے لیے بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں جو اس نے کہا تھا آسمان سے وحی کا نزول ہو چکا تھا اس وقت جب کہ وہ منافق سن رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافقین میں سے ایک شخص اس مصیبت پر خوشیاں منا رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی گم ہو گئی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کیوں نہیں بتا دیتا کہ وہ فلاں جگہ ہے کیونکہ میری عمر کی قَسم! محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اونٹنی کے اس معاملے سے بھی بڑے معاملات کی خبر دیتے رہے ہیں۔ جب وہ وہاں بیٹھا تھا تو یہ ساری باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ غیب کوئی نہیں جانتا۔ اس نے مجھے اس اونٹنی کے بارے میں بتا دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ اونٹنی کہاں ہے۔ وہ سامنے اس گھاٹی میں ہے۔ اس کی لگام درخت کے ساتھ اٹکی ہوئی ہے۔ تم اس طرف جاؤ۔ صحابہ کرامؓ اس کی طرف گئے اور اسے اسی طرح پایا جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا تھا۔ جب منافق نے یہ دیکھا تو وہ مبہوت ہو گیا۔ جلدی سے اٹھ کر اپنے ان ساتھیوں کے پاس چلا گیا جو اس کے ساتھ تھے۔ جب یہ قریب پہنچا تو صحابہ نے کہا ہمارے قریب نہ آنا۔ اس نے کہا میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ وہ قریب ہوا اور اس نے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ کیا تم میں سے کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہے اور آپ کو میری بات بتائی ہے جو مَیں نے کی تھی۔ انہوں نے کہا نہیں بخدا! ہم تو اپنی اس محفل سے اٹھ کر بھی نہیں گئے۔ انہوں نے کہا مَیں نے تو لوگوں میں وہ بات ہوتے دیکھی ہے جو مَیں نے

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت علی بن ابی طالبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ:

’’ایمان یہ ہے کہ دل سے خدا کی شناخت ہو، زبان سے اس کا اقرار ہو اور اس کے احکام پر عمل ہو۔‘‘ (ابن ماجہ باب فی الایمان)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

جو شخص دین کے معاملے میں کوئی ایسی نئی رسم پیدا کرتا ہے جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں تو وہ رسم مردود اور غیر مقبول ہے۔ (بخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور)

طالبِ دُعا: خورشید احمد گنائی صاحب واہل خانہ (امیر جماعت احمدیہ رشی نگر، صوبہ جموں کشمیر)

کی تھی اور انہیں یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے۔ پھر اس شخص نے ان لوگوں کو وہ سب کچھ بتایا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا اور یہ کہ آپؐ کی اونٹنی مل گئی ہے۔ اس نے کہا مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملے میں شک تھا۔ اب میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ گویا کہ میں نے آج ہی اسلام قبول کیا ہے۔ اس واقعہ کے بعد وہ کہتا ہے کہ اب میں سچے طور پر اسلام قبول کرتا ہوں۔

صحابہ کرامؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کہ وہ تمہارے لیے بخشش طلب کریں۔ چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور بخشش طلب کی اور اپنے گناہ کا اعتراف کرلیا۔

(سبل الہدیٰ والرشاد جلد 4 صفحہ 351-352 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

(سیرت انسائیکلو پیڈیا جلد 7 صفحہ 194 دار السلام ریاض)

(کتاب المغازی جلد 1 صفحہ 358-359 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ابن اسحاق نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ زید یعنی اس منافق نے توبہ کرلی تھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ توبہ نہیں کی تھی۔ (الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد 2 صفحہ 512 دار الکتب العلمیۃ بیروت)

بہرحال ابھی اس کے تھوڑے سے مزید واقعات ہیں جو آئندہ بیان ہوں گے۔ اس وقت میں بنگلہ دیش کے جو حالات ہیں ان کے لیے بھی دعا کے لیے کہنا چاہتا ہوں۔ وہاں جو حکومت کے خلاف فساد ہوا تھا حکومت تو خیر ختم ہوگئی لیکن وہ فساد جاری ہے۔ (کہتے ہیں کہ اب کل سے شاید کچھ تھوڑی سی بہتری آئی ہے) اور اس وجہ سے جماعت مخالف گروہوں نے اس سے فائدہ اٹھا کر احمدیوں کو بھی نقصان پہنچانا شروع کر دیا ہے۔ ہماری بعض مساجد میں توڑ پھوڑ کی گئی اور انہیں جلایا گیا۔ جامعہ احمدیہ اور جماعتی عمارات کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ وہاں بھی توڑ پھوڑ کی گئی اور سامان جلایا گیا۔ بعض احمدی وہاں زخمی بھی ہوئے ہیں، بڑے شدید زخمی ہوئے ہیں۔ احمدیوں کو مارا پیٹا گیا ہے۔ کئی احمدیوں کے گھروں کو بھی نقصان پہنچایا ہے، ان کو بھی جلا دیا بلکہ بعض گھروں کے بارے میں تو خبر ہے کہ مکمل طور پہ جلا دیا۔ بعضوں کے سامان جلائے۔ بالکل لاقانونیت ہے اور احمدیوں کو تو یہاں پہلے ایک دفعہ جلسہ کے دوران اور اب یہ دوسری دفعہ اس علاقے میں نقصان اٹھانا پڑا ہے لیکن ان کے ایمان میں کوئی لغزش نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان میں مضبوط ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ اللہ کی خاطر ہم یہ بھی برداشت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ رحم اور فضل فرمائے اور احمدیوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور مخالفین کی پکڑ فرمائے۔

اسی طرح پاکستان میں بھی احمدیوں کے حالات کے لیے دعا کریں۔ وہاں بھی کچھ سخت حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آجکل ملاں اور مفاد پرست لوگ احمدیوں کے خلاف زیادہ سرگرم ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر یہ لوگ ظلم کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے بھی جلد سامان فرمائے۔

فلسطین کے مسلمانوں کے لیے بھی دعا کریں ان پر بھی جو لوگ یہ ظلم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کرے اور یہ ظلم ختم ہو۔ عمومی طور پر مسلمان دنیا کے لیے دعا کریں۔ یہ آپس میں ایک دوسرے پر جو ظلم کر رہے ہیں وہ بھی ختم ہوں اور یہ اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق پیدا کرنے والے ہوں اور زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں۔ یہی ان کی بقا کا رستہ ہے۔ یہی نجات کا رستہ ہے لیکن یہ لوگ اس کو سمجھتے نہیں۔

میں اس وقت دو جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ مرحومین کا ذکر کرتا ہوں۔ پہلا ذکر مکرم ذکاء الرحمان صاحب شہید کا ہے۔ چودھری عبدالرحمٰن صاحب لالہ موسیٰ ضلع گجرات کے یہ بیٹے تھے۔ گذشتہ دنوں ان کی شہادت ہوئی ہے۔ جلسہ کے دنوں میں، 27 جولائی کو تقریباً صبح ساڑھے نو بجے دو نامعلوم افراد نے ان کے کلینک میں داخل ہو کر فائرنگ کی جس کے نتیجہ میں یہ موقع پر شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ ان کی عمر 53 سال تھی۔ تفصیلات کے مطابق ڈاکٹر ذکاء الرحمٰن صاحب شہید معمول کے مطابق کلینک کھول کر بیٹھے ہوئے تھے کہ دو نامعلوم نقاب پوش افراد ساڑھے نو بجے صبح موٹر سائیکل پر آئے جن میں سے ایک کلینک کے اندر داخل ہوا جبکہ دوسرا کلینک کے باہر کھڑا رہا۔ اندر داخل ہوئے شخص نے مکرم ڈاکٹر صاحب پر فائرنگ شروع کر دی جس کے نتیجہ میں آپ کو تین گولیاں لگیں جن میں سے ایک گولی سینے پر دل کے قریب جبکہ ایک گولی پیٹ پر اور ایک گولی ہاتھ پر لگی۔ وقوعے کے بعد دونوں ملزمان بھاگنے میں کامیاب ہو گئے۔ فائرنگ کی آواز سن کر مکرم ڈاکٹر صاحب شہید کے ہمسائے کلینک میں آئے جنہوں نے ڈاکٹر صاحب کو زخمی حالت میں پایا۔ ڈاکٹر صاحب شہید نے موصوف کو کچھ بتانے کی کوشش کی لیکن خون کی الٹی آئی اور آپ شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ بوقتِ شہادت آپ پاکستان میں اکیلے ہی تھے۔ آپ کی اہلیہ جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی غرض سے یوکے آئی ہوئی تھیں۔ ڈاکٹر ذکاء الرحمٰن صاحب شہید کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ حضرت حافظ احمد دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ساکن چک سکندر کے ذریعہ سے ہوا جو تین سو تیرہ اصحاب میں شامل تھے۔ شہید مرحوم کے پڑدادا مکرم نیک عالم صاحب نے جو کہ حضرت حافظ احمد دین صاحبؓ کے بھتیجے تھے، 10 جون 1901ء میں بیعت کی جس کے بعد انہیں سفرِ جہلم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دستی بیعت کی سعادت ملی۔ ان کے خاندان میں پہلے بھی خلیل احمد سولنگی صاحب شہید ہیں جو لاہور میں شہید ہوئے تھے ڈاکٹر ذکاء الرحمٰن صاحب مرحوم کے ماموں زاد بھائی تھے۔ شہید مرحوم نے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ کافی عرصہ سیکرٹری مال جماعت لالہ موسیٰ ضلع گجرات رہے۔ بوقتِ شہادت بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ چندہ جات میں باقاعدہ غریبوں، محتاجوں کی امداد کرنے والے وجود تھے۔ جوانی کے دنوں میں جب حالات بہتر تھے، دوستوں کو تبلیغ کی غرض سے زیارت مرکز کے لیے بھی لے جاتے تھے۔

ڈاکٹر ذکاء الرحمٰن صاحب شہید کے بارے میں امیر صاحب ضلع گجرات کہتے ہیں کہ شہید مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے جن میں مالی قربانی کرنا ایک نمایاں وصف تھا۔ عہدیداروں اور سب سے بڑھ کر خلافت احمدیت کی اطاعت کا خلق بھی بہت نمایاں تھا۔ ہر کسی سے خندہ پیشانی سے ملتے اور چہرے پر مسکراہٹ رہتی تھی۔ خدمت خلق کا جذبہ بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ڈاکٹر صاحب شہید اکثر غریبوں کا مفت علاج کرتے تھے۔ علاقے میں غیر از جماعت احباب کے ساتھ آپ کے اچھے تعلقات تھے۔ جن کا ذکر غیر از جماعت احباب نے آپ کی شہادت کے بعد کیا ہے اور بعض غیر از جماعت آپ کے جنازے میں بھی شامل ہوئے ہیں۔

امیر صاحب لکھتے ہیں کہ عید الاضحیٰ 24ء سے قبل ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے ذکر کیا کہ سرکاری اہلکار آئے تھے اور انہوں نے کہا ہے کہ آپ کی جان کو خطرہ ہے لہٰذا آپ عید تک کلینک پر نہ بیٹھا کریں۔ لیکن بہرحال ان میں جرأت تھی بیٹھتے رہے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ نگینہ رفیق صاحبہ، ایک بیٹا اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ دو بیٹیوں کی شادی ہوئی ہوئی ہے ایک بیٹی جرمنی میں زیر تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ بچوں کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ ہے سعیدہ بشیر صاحبہ کا جو ملک بشیر احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ یہ بھی گذشتہ دنوں 83 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ ملک غلام احمد صاحب مربی سلسلہ گھانا کی والدہ تھیں جو کہ میدان عمل میں ہونے کی وجہ سے اپنی والدہ کے جنازے اور تدفین میں شامل نہیں ہو سکے۔

ان کے بیٹے غلام احمد صاحب مربی کہتے ہیں کہ خاندان میں احمدیت آپ کے دادا حضرت ملک اللہ بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے آئی جو ایک عالم باعمل نیک شخص تھے جنہوں نے سورج اور چاند گرہن کی شہادت کو دیکھ کر لودھراں سے قادیان پیدل سفر کر کے بیعت کی سعادت پائی تھی۔ ان کی والدہ حضرت اماں جان حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کی شفقت سے بھی حصہ پاتی رہیں۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ ہماری والدہ ہمیں بتایا کرتی تھیں کہ ربوہ میں حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مجھے بہت پیار ملا۔ کہتی ہیں کہ میں ان کے پاس رہی۔ مجھے روٹی کسی وجہ سے پسند نہیں تھی۔ اکثر باوجود تنگی کے حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھے پیسے دیتیں کہ جاؤ اپنے لیے بازار سے بند لے آؤ اور پھر مَیں دودھ کے ساتھ کھاتی تھی۔ کہتی ہیں ایک دفعہ میں چھوٹی تھی اور کسی وجہ سے رو رہی تھی تو حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بڑے پیار سے اپنی گود میں بٹھا کر پیار کیا اور اپنے ہاتھ سے کھانا کھلایا۔ کہتے ہیں کہ میری والدہ ایک یتیم بچے کی طرح پلی تھیں مگر حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور دوسرے بزرگان کی پاک صحبت نے آپ پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ ساری عمر باقاعدہ تہجد ادا کی۔ نمازوں کی پابند تھیں۔ نہ صرف خود بلکہ بچوں کو بھی کہا کرتی تھیں۔ نظر کمزور ہونے کے باوجود رمضان میں قرآن دو یا تین بار ختم کرتیں۔ خلافت سے بہت پیار کا تعلق تھا، وفا کا تعلق تھا، اخلاص کا تعلق تھا۔ خلفاء کے خطبات اور خطابات بڑے اہتمام سے اور خاموشی سے سنتی تھیں۔

پھر ایک خوبی انہوں نے لکھی ہے کہ کسی سے اونچی آواز میں بات کرنا سخت ناپسند تھا بلکہ اگر بچے بھی اونچا بولتے تو انہیں منع کرتی تھیں۔ کہتے ہیں خاکسار نے انہیں ہمیشہ اپنے خاوند کا حقیقی اور سچا ساتھی دیکھا اور ہم بچوں کو نماز کا پابند کیا۔ یسرنا القرآن پڑھایا پھر قرآن پڑھایا۔ خلافت اور نظام جماعت کی محبت دل میں بٹھائی۔ مجھے یہ کہا کرتی تھیں کہ سیالکوٹ کی جو مسجد مبارک ہے وہاں جانے کو دل کرتا ہے تا کہ میں ان بابرکت جگہوں پر نماز ادا کروں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نمازیں پڑھی ہیں۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ اتفاق سے میرا تقرر وہاں ہوا تو میں والدین کو سیالکوٹ لے گیا اور والدہ نے وہاں جا کے مسجد کے ہر حصہ میں نوافل اور نمازیں بڑی رِقّت کے ساتھ ادا کیں اور اپنی دلی خواہش کے پورا ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بھی کیا۔ بہت دعا گو تھیں۔ اللہ کی رضا پر راضی رہنے والی، دنیا کی آلائشوں اور خواہشات سے مکمل دور رہنے والی مخلص اور ہر لحاظ سے مثالی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم فرمائے۔ نیکیاں ان کے بچوں میں بھی جاری رہیں اور آگے نسلوں میں بھی جاری رہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل ۳۰/اگست ۲۰۲۴ء صفحہ ۲ تا ۶)

☆......☆......☆

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے، اس کی دل جوئی کرے،

اس کی بات کی عزت کرے، کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 31، مطبوعہ 2018 قادیان)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اڑول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے

جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 292)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

بقیہ بنو قریظہ کا واقعہ اور غیر مسلم مؤرخین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سعدؓ کی وفات کا سخت صدمہ ہوا اور واقعی اس وقت کے حالات کے ماتحت سعدؓ کی وفات مسلمانوں کے لئے ایک نا قابل تلافی نقصان تھی۔ سعدؓ کو انصار میں قریباً قریباً وہی حیثیت حاصل تھی جو مہاجرین میں ابوبکرؓ صدیق کو حاصل تھی۔ اخلاص میں، قربانی میں، خدمت اسلام میں، عشق رسول میں یہ شخص ایسا بلند مرتبہ رکھتا تھا جو کم ہی لوگوں کو حاصل ہوا کرتا ہے۔ اور اس کے ہر حرکت وسکون سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اسلام اور بانیٔ اسلام کی محبت اس کی روح کی غذا ہے اور بوجہ اس کے کہ وہ اپنے قبیلہ کا رئیس تھا اس کا نمونہ انصار میں ایک نہایت گہرا عملی اثر رکھتا تھا۔ ایسے قابل روحانی فرزند کی وفات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا صدمہ ایک فطری امر تھا۔ مگر آپ نے کامل صبر سے کام لیا اور خدائی مشیت کے سامنے تسلیم ورضا کا سر جھکا دیا۔

جب سعدؓ کا جنازہ اٹھا تو سعدؓ کی بوڑھی والدہ نے بتقاضائے محبت کسی قدر بلند آواز سے ان کا نوحہ کیا اور اس نوحہ میں زمانہ کے دستور کے مطابق سعدؓ کی بعض خوبیاں بیان کیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس نوحہ کی آواز سنی تو گو آپ نے اصولاً نوحہ کرنے کو پسند نہیں کیا مگر فرمایا کہ نوحہ کرنے والیاں بہت جھوٹ بولا کرتی ہیں لیکن اس وقت سعدؓ کی ماں نے جو کچھ کہا ہے وہ سچ کہا ہے۔ یعنی جو خوبیاں سعدؓ میں بیان کی گئی ہیں وہ سب درست ہیں۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز جنازہ پڑھائی اور دفنانے کے لئے خود ساتھ تشریف لے گئے اور قبر کی تیاری تک وہیں ٹھہرے رہے اور آخر وہاں سے دعا کرنے کے بعد تشریف لائے۔

غالباً اسی دوران میں کسی موقع پر آپ نے فرمایا۔ اِهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدٍ۔ یعنی ’’سعد کی موت پر خدائے رحمان کا عرش جھومنے لگ گیا ہے۔‘‘ یعنی عالم آخرت میں خدا کی رحمت نے خوشی کے ساتھ سعدؓ کی روح کا استقبال کیا ہے۔ ایک عرصہ کے بعد جب آپ کو کسی جگہ سے کچھ ریشمی پارچات ہدیۃً آئے تو بعض صحابہ نے انہیں دیکھ کر ان کی نرمی اور ملائمت کا بڑے تعجب کے ساتھ ذکر کیا اور اسے ایک غیر معمولی چیز جانا۔ آپ نے فرمایا ’’کیا تم ان کی نرمی پر تعجب کرتے ہو۔ خدا کی قسم جنت میں سعد کی چادریں ان سے بہت زیادہ نرم اور بہت زیادہ اچھی ہیں۔‘‘

نعمائے جنت کی حقیقت

آپ کا یہ کلام ایک استعارے کے رنگ میں تھا جس میں سعدؓ کے اس راحت کے مقام کی طرف اشارہ کرنا مقصود تھا جو انہیں جنت میں حاصل ہوا تھا۔ ورنہ جیسا کہ قرآن شریف اور احادیث سے اصولی طور پر پتا لگتا ہے جنت کی نعمتوں کا اس دنیا کی نعمتوں پر قیاس نہیں ہوسکتا اور نہ جنت کی نعمتیں ہماری اصطلاح کے لحاظ سے مادی کہلا سکتی ہیں اور حق یہی ہے کہ جو الفاظ قرآن وحدیث میں بیان ہوئے ہیں ان میں صرف استعارہ اور تشبیہہ کے طور پر نعمتوں کے کمال کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ اصولی طور پر فرماتا ہے۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ یعنی ’’کوئی شخص نہیں سمجھ سکتا کہ نیک لوگوں کے اعمال کے بدلے میں ان کے لئے جنت میں کس قسم کا آنکھ کی ٹھنڈک کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔‘‘ اور اس کی تفسیر میں حدیث میں آتا ہے لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ۔ یعنی جنت کی نعمتیں ایسی ہیں کہ کبھی کسی انسان کی آنکھ نے انہیں نہیں دیکھا اور کبھی کسی انسان کے کان نے انہیں نہیں سنا اور نہ ان کا تصور کبھی کسی بشر کے دل میں گزرا ہے۔‘‘ پس لازماً ماننا پڑے گا کہ جنت کی نعمتیں وہ نعمتیں نہیں جو ہم اس دنیا میں دیکھتے ہیں۔ یعنی جنت کے پھل وہ پھل نہیں جو ہم اس دنیا میں کھاتے ہیں اور جنت کے دودھ اور شہد وہ دودھ اور شہد نہیں جو ہم اس دنیا میں پیتے ہیں۔ اور جنت کی حوریں وہ حوریں نہیں جو ہم اس دنیا میں خوبصورت عورت کے معنوں میں سمجھتے ہیں بلکہ وہ کچھ اور ہی چیزیں ہیں جن کو بطریق استعارہ اس دنیا کی چیزوں کا نام دے دیا گیا ہے مگر جن کا وہم وتصور بھی ہمارے خیال میں نہیں آسکتا۔ لیکن اس قدر بہرحال یقینی ہے کہ جنت کی سب نعمتیں خواہ وہ انسانی روح کے واسطے ہوں یا جسم کے لئے وہ خالص پاکیزگی اور طہارت پر مبنی ہیں اور ہر قسم کی بدی اور ناپاکی کے عنصر سے کلیۃً پاک ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف فرماتا ہے لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ یعنی ’’جنت وہ مقام ہے کہ اس میں کوئی عنصر بے ہودگی اور بدی اور ناپاکی کا نہیں ہوگا۔‘‘

۵ ہجری کے بعض متفرق واقعات

اس سال میں بعض متفرق واقعات بھی ہوئے جن کی معین تاریخ روایات میں مذکور نہیں ہوئی۔ ان میں سے ایک واقعہ ایک زلزلہ کا آنا ہے۔ جب یہ دھکا مدینہ میں محسوس ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کو نصیحت فرمائی کہ یہ قدرت کے واقعات ہیں جن سے ایک مومن کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ بعض اوقات اس قسم کے واقعات لوگوں کے بیدار کرنے کے لئے پیدا کر دیتا ہے اور ان کو ہوشیار وچوکس رکھنا چاہتا ہے۔

بعض روایات کے مطابق اسی سال حج فرض ہوا لیکن جمہور علماء کے نزدیک یہ روایات درست نہیں ہیں بلکہ حج کی باقاعدہ مشروعیت کا زمانہ بعد کا ہے۔ گو جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے عید اضحیٰ جو حج کے ساتھ لازم وملزوم کے طور پر ہے ۲ ہجری میں ہی مشروع ہوگئی تھی۔ اور صحیح روایات سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ مسلمان شروع سے ہی خانہ کعبہ کی حرمت کا خیال رکھتے تھے اور نفل وغیرہ کے طریق پر کعبۃ اللہ کا طواف بھی موقع پا کر کرتے رہتے تھے مگر فریضۂ حج کی باقاعدہ اور بالتفصیل مشروعیت غالباً بعد میں ہوئی تھی۔ اس لئے ہم اس بحث کو اس جگہ ترک کرتے ہیں۔ اسی سال یعنی ۵ ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک دفعہ گھوڑے پر سے گر گئے اور آپ کی پنڈلی اور ران وغیرہ پر چوٹیں آئیں جس کی وجہ سے آپ پانچ دن بیٹھ کر نماز ادا فرماتے رہے۔

فنون سپاہ گری کی طرف آپ کی توجہ

اسی سال آپ نے جنگی ضروریات کے ماتحت بعض گھڑ دوڑیں کروائیں۔ اور ویسے یہ تحریک تو آپ صحابہ میں ہمیشہ فرماتے رہتے تھے کہ وہ گھوڑے رکھیں اور سواری کے فن میں کمال پیدا کریں اور جہاد کی غرض وغایت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ اسے ایک بڑا کار ثواب خیال فرماتے تھے۔ چنانچہ جن صحابہ کو توفیق تھی وہ خاص شوق کے ساتھ گھوڑے پالتے تھے اور ایک روایت میں یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ صحابہ کرام گھوڑوں کی کدائی کی مشق بھی کیا کرتے تھے۔ اسی طرح آپ اونٹوں کی دوڑ بھی کروایا کرتے تھے چنانچہ خود آپ کی اپنی ایک اونٹنی تھی جو عموماً سب سے آگے رہتی تھی۔

دراصل آپ کا یہ عام طریق تھا کہ آپ جسمانی ورزش اور تحصیل فنون سپاہ گری کی طرف اپنے صحابہ کو بہت توجہ دلاتے رہتے تھے اور بعض اوقات ان میں جوش پیدا کرنے کے لئے خود بھی ایسے موقعوں پر حصہ لیتے تھے۔ چنانچہ بعض اوقات آپ نے اپنے سامنے تیر اندازی اور تلوار اور نیزے کے کرتبوں کے مقابلے کرائے۔ آپ یہ بھی تحریک فرماتے تھے کہ مسلمانوں کو چست ہو کر اور تیز تیز چلنا چاہئے تا کہ دشمن پر ان کی مضبوطی اور چستی کا رعب پڑے اور خود بھی ان میں چستی کا احساس پیدا ہو۔ جنگی ضروریات کے لئے بعض صحابہ تیز دوڑنے کی بھی مشق کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس معاملہ میں ایک صحابی سلمہ بن اکوع خاص طور پر ماہر تھے حتّٰی کہ بعض روایات سے پتا لگتا ہے کہ بعض اوقات وہ گھوڑوں سے بھی آگے نکل جاتے تھے۔ دو ایک دفعہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی حضرت عائشہؓ کے ساتھ دوڑنے کا مقابلہ کیا تھا اور گو یہ خوش مزاجی کے طریق پر ہو مگر اس سے اس زندہ اور چست روح کے اندازہ کرنے کا موقع ملتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے صحابی میں کام کرتی تھی اور جس سے ان کی مستورات بھی خالی نہیں تھیں۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 614 تا 616، مطبوعہ قادیان 2006)

❁❁❁❁

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ نمبر 1

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس قدر طاقتیں اور قوتیں ملی ہوئی ہیں اُس پر فرض ہے کہ وہ اپنی ہر طاقت کو بنی نوع انسان کی بھلائی کیلئے صرف کرے اور صرف اس امر پر خوش نہ ہوجائے کہ اُس نے روپیہ دیدیا تھا یا نماز پڑھ لی تھی یا روزہ رکھ لیا تھا۔

دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ مالی قربانی کی تحریک کی تو ایک صحابی جن کے پاس اَور کچھ نہیں تھا وہ جَو کی دو مٹھیاں لائے اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیں منافقوں نے اس بات کو دیکھا تو وہ ہنسے اور کہنے لگے لو اَب دنیا جَو کی ان دو مٹھیوں سے فتح ہوگی، حالانکہ اگر اُن کی آنکھ کھلی ہوتی تو وہ سمجھتے کہ یہ جَو کی دو مٹھیاں نہیں تھیں بلکہ اسلام کی محبت میں بیتاب ہونے والے ایک دل کے خون کے دو قطرے تھے جو اُس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کئے اور دنیا دل کے خون کے قطروں سے ہی فتح ہوا کرتی ہے، دنیاوی سامانوں سے نہیں۔ پس ایمانِ کامل کی علامت یہ ہے کہ جو کچھ تم گھروں میں کھاتے ہو اور جو کچھ کماتے ہو اور جو کچھ پہنتے ہو اور جو کچھ خرچ کرتے ہو، اُس کا ایک حصہ خدا تعالیٰ کی راہ میں بھی دو اور اپنی ہر طاقت بنی نوع انسان کی بھلائی اور اُن کی بہبودی کے لئے صرف کرو۔ (تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 52، مطبوعہ قادیان 2010)

❁❁❁

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

تھک گئے ہم تو اِنہی باتوں کو کہتے کہتے ✡ ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند ✡ ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہمارے ہر عہدے دار کو چاہئے کہ وہ جس بھی سطح کے عہدیدار ہیں اپنے نمونے قائم کریں سلام کرنے میں پہل کریں ضروری نہیں ہے کہ انتظار کریں کہ چھوٹا یا ماتحت مجھے سلام کرے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 6 فروری 2015)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

{1559} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔صفیہ بیگم بنت مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی حال معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کہ غالباً جناب والد صاحب مرحوم ۱۸۹۸ء میں یہاں قادیان شریف بالکل ہی آ گئے تھے ۔ان کی موجودگی میں ہی جناب میاں مبارک احمد صاحب مرحوم تولد ہوئے تھے۔ان کی پیدائش کا سن ہی ہماری بیعت کا سن تھا۔ والد صاحب کی بیعت تو بہت پہلے کی ہوگی ہمیں پتہ نہیں۔ہم سب حضرت اقدس کے اسی مکان میں اترے کچھ عرصہ یہاں ہی ٹھہرے ۔جناب حضرت مسیح موعود نہایت سادہ پوشاک رکھتے تھے۔بعض دفعہ تو ازار بند کے ساتھ چابیوں کا گچھا بھی لٹکتا ہوتا تھا۔ ہمیشہ نیم وا آنکھیں رکھتے تھے ۔کبھی سر مبارک پر رومی ٹوپی ہوتی تھی اور بعض دفعہ لکھنے میں بہت مصروفیت ہوتی تھی ۔ ننگے سر بھی ہوتے تھے ۔ ہر وقت اوپر، جہاں آج کل حضرت ام المومنین مدظلہا تشریف رکھتی ہیں ، رہتے تھے۔اور اکثر وقت لکھتے ہی رہتے تھے ۔بہت دفعہ دیکھا ہے کہ کمرے کے اندر ٹہلتے ٹہلتے بھی لکھتے رہتے تھے۔تخت پر لکھے ہوئے اور سفید کاغذ رکھے ہوئے ہوتے تھے۔ایک دفعہ میں حیرانی سے بڑی دیر کھڑی دیکھتی رہی بوجہ مصروفیت آپ کو کچھ خبر نہ تھی۔ چونکہ میں اپنے والد صاحب مرحوم کا کچھ پیغام لے کر آئی تھی اس لئے میں نے حضرت جی کہہ کر آواز دی۔جو عرض کرنا تھا کیا۔نہایت نرمی سے حضور اقدس نے فرمایا کہ ’’حرج ہوتا ہے‘‘اس لئے میں جلدی چلی گئی اور اکثر شام کو حضرت صاحب صحن میں بالا خانے پر چار پائی پر بیٹھے ہوتے تھے۔مولوی محمد احسن صاحب مرحوم ان کے پاؤں دبایا کرتے تھے۔

{1560} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔صفیہ بیگم بنت مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی حال معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میرے والد صاحب نے مجھے بھیجا کہ جا کر حضرت صاحب سے عرض کرو کہ اب میں کیا کروں۔ میں گئی۔حضور اقدس صحن میں کھٹولی پر پاؤں لٹکائے بیٹھے تھے۔مولوی محمد احسن صاحب مرحوم پاؤں دبا رہے تھے۔میں نے جا کر والد صاحب کی طرف سے کہا۔ آپ نے فرمایا’’حضرت مولوی صاحب سے کہو کہ باہر جاویں تبلیغ کے لئے‘‘ میں نے آکر والد صاحب کو کہہ دیا۔والد صاحب ہنسے اور بہت خوش ہوئے ۔فرماتے تھے۔اللہ اللہ حضرت صاحب کو تبلیغ سب کاموں سے پیاری ہے اور میرے دل میں بھی تبلیغ کا بہت شوق ہے۔ یہ اس لئے کہا کہ والدہ صاحبہ چاہتی تھیں کہ احمدیہ سکول میں منطق عربی پڑھانے پر ملازم ہو جاویں شاید سکول میں عرضی بھی دی ہوئی تھی۔

{1561} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔صفیہ بیگم بنت مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی حال معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت اماں جان صاحبہ بھی اوپر بالا خانہ میں بیٹھی تھیں ۔میں بھی گئی بیٹھ گئی ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ حضرت مولوی صاحب پٹیالے سے رسد کے کتنے روپے لائے ہیں؟ میں نے کہا کہ میری بہن کی شادی پر والدہ صاحبہ نے قرض لے کر خرچ کیا تھا۔کچھ تو وہ ادا کر دیا باقی ہمارے سب کے کپڑے بنا دیئے ۔فرمانے لگے کیا خرچ کیا تھا۔ میں نے کہا کہ کپڑے زیور برتن وغیرہ جو کچھ کیا تھا بتا دیا۔ فرمانے لگے کہ’’قرض لے کر خرچ کرنا گناہ ہے‘‘۔اماں جان نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے کیوں بی بی فاطمہ ؓ کو چکی دی تھی؟ حضور مسیح موعود علیہ السلام نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔وہ قرض لے کر نہیں دی بلکہ گھر میں موجود تھی۔

{1562} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔صفیہ بیگم بنت مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی حال معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ پہلے ہم پیر سراج الحق (لمبے پیر) کے ساتھ چوبارے میں رہتے تھے اور ہمارے ساتھ محمد اسماعیل یا کچھ اور نام تھا، ان کی بیوی رہتی تھی ۔ایک دو ماہ کے بعد پھر حضرت صاحب کے قریب ایک کچا مکان خالی تھا وہ آپ نے ہمیں کرائے پر لے دیا۔وہاں مغلانیاں آپ کی غیر احمدی رشتہ دار آتیں ۔ہمیں خفا ہوتیں سخت سست کہتیں۔ایک دن میں نے حضرت صاحب سے کہا کہ ہمیں گالیاں دی جاتی ہیں۔آپ نے فرمایا کہ اس مکان کا ہم نے مقدمہ کیا ہوا ہے دعا کرو کہ ہمیں مل جاوے کیونکہ یہ ہمارا ہی حق ہے۔ پھر تمہیں بھی اس میں سے مکان بنا دیں گے۔میں بہت دن دعا کرتی رہی پھر جب کپورتھلہ میں جناب والد صاحب مرحوم محمد خاں صاحب افسر بگھی خانہ کو پڑھانے کے لئے گئے ہوئے تھے معہ ہم سب۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ حضرت صاحب کو وہ مکان مل گیا تھا۔

{1563} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔صفیہ بیگم بنت مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی حال معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ جناب والد صاحب کہیں باہر دورہ تبلیغ کے لئے گئے ہوئے تھے ۔ پیچھے سے مصلحت کی وجہ سے منتظموں نے لنگر خانہ کا یہ انتظام کیا کہ جو مہمان آویں صرف ان کو تین دن تک کا کھانا ملا کرے ۔ باقی گھروں کا بند کر دیا۔ہمیں بھی لنگر خانہ سے دونوں وقت روٹی آتی تھی ۔جب بند ہوگئی تو نہ آئی۔ ہم سب بہن بھائی ایک دن رات بھوکے رہے کسی کو نہ بتایا ۔ دوسرے دن سب کو بہت بھوک لگی ہوئی تھی کہ مائی تابی ایک مجمع اٹھائے ہوئے آئی۔ والدہ صاحبہ نے کہا ۔ کہاں سے لائی ہے؟ کس نے بھیجا ہے؟ حضرت جی نے دو رکابیاں کھیر کی اور دو پیالے گوشت عمدہ پکا ہوا بھجوایا۔والدہ صاحبہ کہتی ہیں مرغ کا گوشت تھا۔اور روٹیاں توے کی پکی ہوئیں ہم سب حیران ہوئے کہ حضرت صاحب کو کس نے بتایا پھر میں شام کو برتن لے کر گئی ۔برتن نیچے رکھ کر اوپر گئی تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ صفیہ کل کیوں نہیں آئی ۔ میں نے کہا کل ہم کو لنگر سے کھانا نہیں آیا تھا۔ اس لئے ہم سب گھر ہی رہے۔آپ نے افسوس والی صورت سے فرمایا کہ کل تم سب بھوکے رہے ۔کیا تمہیں لنگر خانہ سے روٹی آتی تھی؟ بہت افسوس فرمایا اور کہا کہ آج جو مجھے کھانا آیا تھا میں نے تمہارے گھر بھیج دیا۔ مجھے یہ علم نہ تھا کہ تم کو کل سے کھانا نہیں ملا۔پھر مجھے دس روپے دیئے اور فرمایا کہ نیچے کوٹھی میں جتنے دانے گندم کے ہیں گھر لے جاؤ اور خرچ کرو۔جب تک حضرت مولوی صاحب نہیں آتے مجھے خرچ کے لئے بتایا کرو۔ پھر ایک ماہ میں کئی بار مجھ سے دریافت فرمایا کہ تمہارا خرچ ختم ہوگیا۔میں کہہ دیتی نہیں ۔اسی ماہ کے اخیر میں ہی جناب والد صاحب مرحوم گھر آ گئے۔

{1564} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔صفیہ بیگم بنت مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی حال معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب جناب والد صاحب باہر جاتے تو حضرت صاحب ہمارا بہت خیال رکھتے تھے۔ایک دفعہ والد صاحب باہر گئے ہوئے تھے ۔وہ مکان (جو) مرزا امام الدین کے پاس پہلے تھا اس میں ہم رہتے تھے ۔ بہت ردّی حالت اس کی تھی ۔ایک چھتڑا بالکل گرنے والا تھا۔اس میں ہم دو بہنیں اور ایک بھائی بیٹھے تھے ۔تھوڑی تھوڑی بارش ہو رہی تھی ۔حضور نے طاقی کھڑکائی اور اماں جان صاحبہ نے ناشپاتیاں دریچہ سے ہمارے صحن میں پھینکنی شروع کیں ۔ہم بھاگ کر باہر آ گئے ۔ناشپاتیاں چگنے لگ گئے اور پیچھے وہ چھتڑا دھڑام سے گر گیا۔والدہ صاحبہ دریچہ کے قریب اونچی اونچی شکریہ ادا کر رہی تھیں کہ آپ نے میرے بچوں کی جان بچائی ورنہ نیچے دب کر مر جاتے ۔**حضرت صاحب مجھے اب اسی طرح مسکراتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔**

{1565} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔صفیہ بیگم بنت مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی حال معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک سوالی دریچے کے نیچے کرتا مانگتا تھا۔ حضرت صاحب نے اپنا کرتا اتار کر دریچہ سے فقیر کو دے دیا۔والد صاحب مرحوم نے فرمایا کہ اللہ اللہ کیسی فیاضی فرما رہے ہیں۔

{1566} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔صفیہ بیگم بنت مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی حال معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ ننگل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جان صاحبہ معہ سب بچوں کے اور عاجزہ بھی ساتھ ہی مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم کو اٹھائے ہوئے اور بھی کئی عورتیں ہمراہ تھیں ، گئے ۔ زمینداروں کے ایک گھر گئے ۔انہوں نے چار پائی بچھا دی اس پر حضرت صاحب بیٹھ گئے ۔اور دوسری چار پائی پر حضرت ام المؤمنین صاحبہ اور ہم سب ادھر ادھر، گھر والی ایک چنگیر میں تازہ گڑ لائی۔ وہ اماں جان صاحبہ کے پاس رکھ دیا اور چھنے میں رس یا رَوْ ہ ہم سب کو آپ نے دیا اور گڑ بھی بانٹ دیا۔ یاد نہیں کہ آپ نے کھایا یا نہ کچھ دیر کے بعد واپس آئے ۔حضور عصا لے کر آگے آگے اور ہم سب پیچھے،آپ بہت آگے رہتے تھے ۔گھر والی اور گاؤں کی عورتیں بھی آ گئی تھیں ۔معلوم نہیں، یاد نہیں انہوں نے کیا باتیں کی تھیں مگر بڑے اخلاص سے باتیں کرتی تھیں۔

{1567} **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔صفیہ بیگم بنت مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی حال معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میری بڑی بہن حلیمہ بی بی اپنے سسرال سے بیمار آئی۔ میں نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ میری بہن کو تپ دق ہوگئی ہے۔آپ نے فرمایا کل صبح قارورہ لے آنا میں نے کہا وہ کیا ہوتا ہے۔آپ نے فرمایا کہ چھنے میں پیشاب ڈال کر ضرور لانا۔ علاج کریں گے۔ گھر جا کر میں نے والدہ صاحبہ کو بتایا۔انہوں نے مجھے قارورہ دے کر بھیجا۔ جب میں نے چھنا لا کر برانڈے میں رکھا ۔ آپ نے فرمایا ڈھکنا اتار ،ڈھکنا اتارا تو حضرت صاحب پچھلے پاؤں جلدی پیچھے ہٹ گئے اور فرمایا ڈھیلے کا شاہترا لے کر مٹی کے برتن میں رات کو بھگو دو،صبح پُن کر مصری ڈال کر پلا دو پھر والدہ پلاتی رہیں ۔ اسی سے اللہ پاک نے آرام دے دیا ایک ہفتہ میں بالکل اچھی ہوگئی۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ پنجم، مطبوعہ قادیان 2008)

۞۞۞۞

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

تیری اُلفت سے ہے معمور مرا ہر ذرّہ ۞ اپنے سینہ میں یہ اِک شہر بسایا ہم نے

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحُجّت پامال ۞ سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی ،افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کی کمزوریوں کو دیکھے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم بحیثیت قوم اپنی کمزوریوں کو دیکھیں اور انکی نشاندہی کریں اور پھر بحیثیت قوم ان کا علاج اور تدارک کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 13 /فروری 2015)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

آپ کو رابطے قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور عام عوام کی طرف توجہ دینی چاہیے، عربوں میں سے اور لوکل بیلجینز میں سے لوگوں کو تلاش کریں
اسی طرح ایشینز میں سے جو یہاں ہجرت کر کے آئے ہیں، مختلف اقوام پر توجہ دینے کی کوشش کریں

ماؤں اور بچوں کی، اور باپوں اور بچوں کی آپس میں دوستی ہونی چاہیے تا کہ ایک دوسرے سے اپنے مسائل شیئر کریں
جب تک یہ شیئر کرنے کی عادت نہیں آئے گی اور interaction نہیں ہوگا اس وقت تک مشکل ہوگا

نومبائعات کے ساتھ ذاتی رابطہ ہونا چاہیے، اسی طرح مواخات کا پلان بنائیں جس میں ہر نومبائعہ کو ایک پیدائشی احمدی لجنہ ممبر کے سپرد کر دیں
یہ خیال رکھیں کہ جس پیدائشی احمدی کے سپرد کر رہی ہیں اس کا دینی علم بھی اچھا ہو

مائیں اگر صحیح رول (Role) ادا کر رہی ہیں تو لڑکیاں پھر ایکٹو (Active) رہیں گی، بچیاں سکول جاتی ہیں، واپس آجاتی ہیں
دنیا کے ماحول میں پڑ رہی ہیں، آپ لوگوں کو زیادہ محنت کرنی پڑے گی، لجنہ کو بھی اور ماؤں کو بھی

جس طرح اپنے کاموں کے لیے سارا دن باہر پھر سکتی ہیں اسی طرح جا کے وقف عارضی کر لیا کریں
اگر شہر سے باہر نہیں جانا تو شہر میں ہی لٹریچر تقسیم کرتی رہیں

ذاتی رابطے رکھیں، اپنے تعلقات وسیع کریں، تبلیغ کریں، وقفِ عارضی میں حصّہ لیں
بتائیں کہ میں دو ہفتے دے رہی ہوں، میں قرآن شریف بھی پڑھا سکتی ہوں اور باقی تربیتی کام بھی کر سکتی ہوں

اپنا دینی علم بڑھائیں، دعاؤں کی طرف توجہ کریں، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے کہ آپ کو مضبوط اور staunch احمدی بنائے
قرآن شریف کا بھی علم حاصل کریں، ترجمہ پڑھیں، جماعتی لٹریچر پڑھیں، اچھے اخلاق پیدا کریں، پھر سٹوڈنٹس میں اپنے تعلقات وسیع کریں

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کیساتھ نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ بلجیم کی آن لائن ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح

امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ۶ نومبر ۲۰۲۲ء کو نیشنل عاملہ لجنہ اماء اللہ بیلجیم کی آن لائن ملاقات ہوئی۔

حضورِ انور نے اس ملاقات کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز سے رونق بخشی جبکہ لجنہ اماء اللہ بیلجیم نے مسجد بیت المجیب، برسلز سے آن لائن شرکت کی۔

اس ملاقات کا آغاز اجتماعی دعا سے ہوا۔ ممبرات نیشنل عاملہ کو حضور انور کی خدمت میں اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ پیش کرنے اور متفرق امور کی بابت حضور انور سے راہنمائی حاصل کرنے کا موقع ملا۔

سیکرٹری صاحبہ تبلیغ کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا ٹارگٹ ۳۴۰ سے کم نہیں ہونا چاہیے۔ اگر آپ ہر عاملہ ممبر کو ایک بیعت کا ٹارگٹ دیں تو آپ کا کم از کم آدھا ٹارگٹ تو حاصل ہو جائے گا۔

سیکرٹری صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ امسال ہماری کوشش ہے کہ ہم یونیورسٹیز میں نمائشوں اور لیکچرز کے ذریعہ تبلیغ کریں۔ نیز ہم بیعتوں کے ٹارگٹ کے حصول کے لیے ایک خصوصی ٹیم تشکیل دے رہی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ عام طور پر پڑھے لکھے لوگ مذہب سے لاتعلق ہوتے ہیں۔ وہ مذہب میں دلچسپی نہیں لیتے۔ گو کہ وہ آپ سے بہت سی چیزوں پر تبادلہ خیال کرتے ہیں اور آپ کو لگتا ہے کہ انہیں مذہب سے بہت دلچسپی ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔ چنانچہ آپ کو رابطے قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور عام عوام کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ عربوں میں سے اور لوکل بیلجینز میں سے لوگوں کو تلاش کریں۔ اسی طرح ایشینز میں سے جو یہاں ہجرت کر کے آئے ہیں۔ مختلف اقوام پر توجہ دینے کی کوشش کریں۔ مختلف گروپس کے لیے اپنی ٹیمیں بنائیں۔ عربوں کے لیے ایک ٹیم ہو، ایشینز کے لیے علیحدہ ٹیم ہو اور لوکل لوگوں کے لیے علیحدہ ٹیم ہو۔ اس طرح آپ اپنا ٹارگٹ حاصل کر سکتی ہیں۔ یا آپ کم از کم پیغام کو پھیلا سکتی ہیں۔

سیکرٹری صاحبہ تربیت سے تربیت کے حوالے سے لائحہ عمل دریافت کر کے ان کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ بچوں کو نمازیں پڑھانے کی تربیت کا بھی پروگرام بنائیں۔ یہ بھی ماؤں کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کی نمازوں کی بھی نگرانی کریں چاہے وہ لڑکے ہیں یا لڑکیاں ہیں۔ یہ بھی پروگرام میں شامل کریں۔

بچوں سے دینی باتیں بھی کیا کریں تا کہ ان کو دین کا پتا لگے۔ ماؤں سے کہیں گھروں میں بچوں کے ساتھ ڈسکشن (Discussion) کیا کریں۔ باپ اگر نہیں کرتے تو کم از کم مائیں تو کریں۔ شاید اس بہانے باپوں کو بھی شرم آجائے۔

سیکرٹری صاحبہ تربیت نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی کہ اس سال پردہ اور شادی بیاہ کے موقع پر بدرسومات کے حوالے سے ٹاسک شامل کیے گئے ہیں نیز اس سال شوریٰ کی تجاویز میں ماؤں کو تربیتِ اولاد کے حوالے سے درپیش مسائل سے آگاہ کرنا شامل ہے۔ دونوں امور کے متعلق انہوں نے حضور انور سے راہنمائی کی درخواست کی کہ اس کے لیے کیا لائحہ عمل اختیار کیا جائے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پہلے ایک لسٹ بنا لیں کہ کس قسم کے مسائل ہیں۔ مختلف حوالوں سے، مختلف خطبوں سے، مختلف تقریروں سے، مختلف اقتباسات سے، حدیثوں سے، قرآن سے، تقریباً سارے مسائل بیان ہو چکے ہیں۔ وہ لے کے اس کا جواب دیں۔ ماؤں کو پتا ہونا چاہیے کہ کس طرح انہوں نے بچوں کو جواب دینے ہیں۔

ایک تو یہ کہ ماؤں اور بچوں کی، اور باپوں اور بچوں کی آپس میں دوستی ہونی چاہیے تا کہ ایک دوسرے سے اپنے مسائل شیئر کریں۔ جب تک یہ شیئر کرنے کی عادت نہیں آئے گی اور interaction نہیں ہوگا اس وقت تک مشکل ہوگا۔

پہلے بچوں سے پوچھیں کہ کیا کیا مسائل ہیں؟ پھر ان کے جواب تیار کریں۔ ماؤں سے بعد میں پوچھیں۔ پہلے لڑکیوں سے، ناصرات سے، لڑکوں سے، پندرہ سال سے کم عمر کے لڑکوں سے پوچھیں۔ پھر خدام الاحمدیہ کے تعاون سے پندرہ سال سے اوپر کے لڑکوں سے پوچھیں۔

سیکرٹری نومبائعات نے ذکر کیا کہ وہ لجنات جنہوں نے حال ہی میں احمدیت قبول کی اور وہ غیر پاکستانی ہیں وہ ان میٹنگز میں شامل نہیں ہوتیں جن کا اکثر حصہ اردو زبان میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حضور انور سے پوچھا کہ ان کو کس طرح ترغیب دلائی جاسکتی ہے کہ وہ ان پروگرامز میں شامل ہوا کریں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب آپ اپنی میٹنگ کا انعقاد کر رہی ہیں تو ایک جنرل میٹنگ ہونی چاہیے جس کے متعلق میں نے لجنہ کو بتایا ہے کہ ان کو ایسا پروگرام بنانا چاہیے جس میں آدھا پروگرام اردو زبان میں ہو اور بقیہ آدھا مقامی زبان میں ہو۔ یا اگر لجنہ کی ممبرات میں سے آدھی سے زیادہ ایسی خواتین ہوں جنہیں اردو نہ آتی ہو تو ستّر فیصد مقامی زبان میں ہو اور تیس فیصد اردو میں ہو۔ اس کے علاوہ آپ کو نومبائعات کے ساتھ علیحدہ میٹنگ بھی رکھنی چاہیے تاکہ آپ ان کی تربیت کرسکیں۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ نومبائعات کے ساتھ ذاتی رابطہ ہونا چاہیے۔ اسی طرح مواخات کا پلان بنائیں جس میں ہر نومبائعہ کو ایک پیدائشی احمدی لجنہ ممبر کے سپرد کر دیں۔ یہ خیال رکھیں کہ جس پیدائشی احمدی کے سپرد کر رہی ہیں اس کا دینی علم بھی اچھا ہو۔

مجلس عاملہ کی ایک ممبر نے حضور انور سے پوچھا کہ جب بچی بارہ سال کی ہوتی ہے تو عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ ان کی جماعتی کاموں میں دلچسپی کم ہوجاتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کم اس لیے ہو جاتی ہے کہ ماؤں کی دلچسپی کم ہے۔ یہ بھی میں کہہ چکا ہوں کہ مائیں اپنی بچیوں کو دوست بنائیں اور ان سے باتیں کیا کریں۔ اسی طرح آپ لوگ ایسے پروگرام رکھیں جو ان کی دلچسپی کے ہوں۔ قرآن حدیث تو بے شک پڑھائیں لیکن ان سے پوچھیں کہ اجلاسات میں تم لوگ آتے ہو تم لوگ بتاؤ کہ تمہارے دلچسپی کے کیا پروگرام ہیں جو ہم کریں جس میں تم لوگ انٹرسٹ (Interest) لوگے اور آیا کروگے۔ اسی کو دینی پروگرام میں تبدیل کر کے یا اس میں شامل کر کے اس کو تربیتی اور دینی پروگرام بنایا جاسکتا ہے۔

جیسا میں نے سیکرٹری تربیت کو کہا تھا ماؤں کو بھی تیز کریں۔ مائیں اگر صحیح رول (Role) ادا کر رہی ہیں تو لڑکیاں پھر ایکٹو (Active) رہیں گی۔ مائیں پوچھتی کوئی نہیں کیونکہ ان کو اپنے گھروں سے فرصت نہیں ملتی اور بچیوں کو کوئی پوچھتا نہیں۔ وہ سکول جاتی ہیں، واپس آجاتی ہیں۔ دنیا کے ماحول میں پڑ رہی ہیں۔ دنیا کے ماحول میں پڑنے سے تو کچھ نہیں ہوگا۔ آپ لوگوں کو زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ لجنہ کو بھی اور ماؤں کو بھی۔

سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ جماعت بیلجیم کی کُل وصولی میں سے تیسرا حصہ لجنہ اماء اللہ بیلجیم کا ہونا چاہیے۔

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ لجنہ اماء اللہ کی تربیتی کلاسز کے لیے کس حد تک مربیان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مربیان لجنہ اماء اللہ کو سکرین کے پیچھے سے پڑھا سکتے ہیں لیکن آمنے سامنے نہیں۔

ایک لجنہ ممبر نے عرض کیا کہ لجنات تحریک وقف عارضی میں کس طرح شامل ہوسکتی ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جس طرح اپنے کاموں کے لیے سارا دن باہر پھر سکتی ہیں اسی طرح جا کے وقف عارضی کرلیا کریں۔ اگر شہر سے باہر نہیں جانا تو شہر میں ہی لٹریچر تقسیم کرتی رہیں۔ اپنی بیٹیوں، بیٹوں یا کسی چھوٹے کو ساتھ لے گئے۔ پمفلٹ تقسیم کیا۔ لٹریچر تقسیم کیا۔ بروشر تقسیم کیا۔ اسلام کے بارے میں بتایا کہ میں پردے میں ہوں لیکن پردے کا مطلب کیا ہے۔ میں آزاد ہوں۔ حالات کے مطابق کریں کہیں ایسی جگہ نہ چلی جائیں جہاں مار پڑنے لگ جائے۔

اسی طرح ذاتی رابطے رکھیں۔ اپنے تعلقات وسیع کریں۔ تعلقات بڑھائیں۔ ان کو تبلیغ کریں۔ اسی طرح وقف عارضی میں قرآن شریف پڑھانا، تربیت کی باتیں بتانے کے لیے اپنے آپ کو اپنے حلقے میں پیش کرسکتی ہیں۔ بتائیں کہ میں دو ہفتے دے رہی ہوں تو میں قرآن شریف بھی پڑھا سکتی ہوں اور باقی تربیتی کام بھی کرسکتی ہوں۔ پھر صدر لجنہ اور جو بھی وقف عارضی کی انچارج ہے وہ آپ کو بتادے گی کہاں جا کر کیا پڑھانا ہے۔ اب تو آن لائن بھی پڑھایا جاسکتا ہے۔ بہت سارے ذریعے ہیں کام کرنے کے۔ وقف عارضی میں تبلیغ کا بھی کام کیا جاسکتا ہے، تربیت کا بھی کام کیا جاسکتا ہے۔ مرد جس طرح کرتے ہیں اس طرح ہی عورتیں کریں۔ عورتوں مردوں میں فرق کیا ہے؟ مرد بھی کرتے ہیں۔ مرد سے پوچھیں وہ کس طرح کرتے ہیں۔ جس طرح مرد کرتے ہیں اسی طرح عورتیں کر لیں۔ ایک طرف تو ویمن رائٹس (Women's Right) کہتی ہیں کہ عورتیں مردوں کے برابر ہیں تو پھر مردوں والے کام بھی کریں۔ پھر ڈرتی کیوں ہیں۔

ایک خاتون نے سوال کیا کہ ہم سٹوڈنٹ لجنہ تبلیغ احسن رنگ میں کیسے کرسکتی ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا اسی طرح جس طرح میں نے ابھی ان کو بتایا ہے کہ لٹریچر دیں، اپنے فیلو سٹوڈنٹس سے تعلقات بڑھائیں۔ ان کو یونیورسٹی میں بتائیں کہ میں احمدی ہوں۔ اگر آپ کے اچھے اخلاق ہوں گے۔ morally آپ دوسروں سے بہتر ہوں گی۔ یونیورسٹی میں نماز کا وقت ہوگا تو آپ نماز پڑھ رہی ہوگی، اَور لڑکیاں آپ کو دیکھ کر سمجھیں گی کہ یہ دوسری لڑکیوں سے تھوڑی سی different ہے تو خود تعلق بھی رکھیں گی۔ اس طرح تعلق بڑھیں گے۔ اسی میں تبلیغ کریں۔

پھر وہاں یونیورسٹیوں میں اگر ممکن ہو تو سیمینار بھی منعقد کریں۔ بعض دفعہ تو دنیاوی ٹاپک (Topic) پہ سیمینار ہوتے ہیں بعض دفعہ کسی دینی ٹاپک پہ سیمینار ہو جائے۔ Islam and extremism پہ سیمینار کرلیں یا اس طرح کوئی اور topics لے کے کریں۔ تو اس سے پھر آہستہ آہستہ پتا لگ جائے گا کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے۔ تبلیغ کے بھی رستے کھلیں گے اور آپ کے تعلقات بھی وسیع ہوں گے۔ پہلے تو یہ کہ اپنا دینی علم بڑھائیں۔ دعاؤں کی طرف توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے کہ آپ کو مضبوط اور staunch احمدی بنائے۔ اس کے بعد پھر نمازوں میں، دعاؤں کے ساتھ قرآن شریف کا بھی علم حاصل کریں۔ ترجمہ پڑھیں۔ جماعتی لٹریچر پڑھیں۔ پھر اپنے اچھے اخلاق پیدا کریں۔ پھر سٹوڈنٹس میں اپنے تعلقات وسیع کریں۔ پھر One to one تعلقات ہیں، ذاتی دوستی کے رابطے ہیں، اس میں بھی بڑھیں۔ اس میں بھی تبلیغ ہوسکتی ہے۔ پھر سیمینار کے ذریعہ تبلیغ ہوسکتی ہے۔ پھر جو بہت قریبی دوست ہوجاتی ہیں انہیں اپنے لجنہ کے کسی فنکشن میں لے کر آئیں۔ تو اس طرح پھر آہستہ آہستہ تعلقات وسیع ہوتے ہیں۔

ایک لجنہ ممبر نے امسال لجنہ کی جوبلی کے حوالے سے بتایا کہ وہ جوبلی کی مناسبت سے اپنے رسالہ ''النصرت'' کا سپیشل ایڈیشن شائع کر رہی ہیں جس کے لیے وہ لجنہ کی تاریخ پر ریسرچ بھی کر رہی ہیں۔ اسی تسلسل میں انہوں نے حضور انور سے درخواست کی کہ اگر حضور کی کوئی ذاتی یادیں ہوں یا کوئی واقعہ ہو جو حضور کو اپنی والدہ محترمہ کے حوالے سے یاد ہو یا پھر حضور کی والدہ محترمہ نے کبھی بتایا ہو کہ کس طرح انہوں نے لجنہ کی تنظیم کے آغاز میں صدر کے طور پر کام کیا تھا؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے تو ان لوگوں کو کام کرتے دیکھا ہے واقعات تو مجھے کوئی یاد نہیں۔ ہاں اجلاسوں میں جاتے، کام کرتے، وقت دیتے دیکھا ہے۔ صبح ہمارے گھر میں ہماری والدہ کے پاس دو گھنٹے لجنہ کا کام کرنے کے لیے عورتیں آجاتی تھیں جب آپ ربوہ کی صدر ہوتی تھیں۔ اور شام کو مختلف دنوں میں ہفتہ میں دو تین دن وہ مختلف جگہوں پہ محلوں میں اجلاسوں میں چلی جایا کرتی تھیں۔ تو یہی ہم نے دیکھا ہے، یہی واقعات ہیں، یہی محنت ہے جو پرانے لوگ کیا کرتے تھے۔ اور خود ان کا دینی علم بھی ہوتا تھا۔ عہدے داروں کو اپنا دینی علم بھی بڑھانا چاہیے۔ یہی ہم نے ان میں دیکھا۔ اسی سے پھر تاریخ سے تاریخ بنتی جاتی ہے۔

ملاقات کے آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ چلو پھر اللہ حافظ ہو السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 29 اگست 2024)

☆......☆......☆

فضائل درود شریف

(محمد ابراہیم سرور، قادیان)

(جلسہ سالانہ جرمنی 2024 کے موقع پر خطبہ جمعہ میں پیارے حضور سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 23/اگست 2024 میں درود شریف اور دیگر دعاؤں کے ورد کی تحریک فرمائی۔)

مصطفیٰؐ کی شان کی کامل وضاحت ہے درود
حق تعالیٰ سے ملانے کی ضمانت ہے درود

رب کی الفت بھی ادھوری ہے محمدؐ کے بنا
رب کی خاطر اسکے پیارے سے محبت ہے درود

جس کی عظمت پر خدا کو ناز ہے حد سے سوا
اس خدا سے پیار کی بیّن شہادت ہے درود

جس وجودِ پاک پر جِنّ و ملائک بھی فدا
اس کے عالی مرتبہ کی اک علامت ہے درود

جس کی برکت سے ہزاروں اولیاء تاباں ہوئے
سرورِ کونینؐ کی زندہ کرامت ہے درود

وصل کے سارے مراحل طے ہوں اسکے فیض سے
سالکوں کے واسطے دائم اجازت ہے درود

وِرد سب ہیں کر رہے کرّوبیاں صبح و مسا
عشقِ مولا کو جِلاء دے وہ تلاوت ہے درود

ہیں وظائف اور بھی قربِ خدا کے واسطے
بالیقیں جو قرب کی دیدے بشارت، ہے درود

جو مسیحِ وقت کو ہے کھینچ لائی عرش سے
ابن فارس کو ہے دی جس نے نبوّت ہے درود

خود فرشتوں نے کہا مہدی سے آکر واشگاف
تو محبِّ خاص ہے، تجھ میں سرایت ہے درود

قلب و جاں کو یہ سکینت سے کرے ہے ہمکنار
فکر و غم یاس و اَلم سے بھی حفاظت ہے درود

بخش دیوے یہ دعا کو بے خطا شرفِ قبول
عرشِ مولا اور انساں میں وساطت ہے درود

نور کی مشکیں لئے اتریں ملائک عرش سے
عاشقِ صادق کو بخشے یہ سعادت ہے، درود

رفتہ رفتہ وصل کے ساری منازل ہوویں سَر
کاملوں ہی کے لیے نوری سیاحت ہے درود

کر دے مومن اور منافق میں جو واضح امتیاز
وہ عجب برہان اور روشن صداقت ہے درود

جس پہ ہوں نازاں ملائک بھی، خدا کی ہی قسم!
بخش دیوے یہ جہاں میں وہ قیادت ہے، درود

غم، پریشانی، مصیبت کے ہوں بادل جب گھرے
یا کہ کچھ حالات ہوں رکھے سلامت ہے درود

ہم بھی پائیں گے مراتب، ہیں جو اِس سے منسلک
گر ہمارے قلبِ صافی کی حلاوت ہے درود

منتظر ہونگے شفاعت کے لئے سب اُمّتی
حشر کے میدان میں روح شفاعت ہے درود

مختصر یہ ہے کہ سرورؔ ساری امت کے لیے
جاہ و حشمت، شان و شوکت اور وجاہت ہے درود

......☆......☆......☆......

فارغ التحصیل ہونے والے مربیان ہمیشہ یاد رکھیں کہ جامعہ احمدیہ کے قیام کا مقصد ایسے لوگ تیار کرنا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں اور تبلیغ اسلام کیلئے دلائل اور براہین اور تزکیہ نفوس کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں بسر کرنے والے ہوں

پس آپ ان مقاصد کو اپنے مدنظر رکھیں اور ان کو پورا کریں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے بنیں، قرآن کریم کا خوب علم حاصل کریں، عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بنیں، اپنے اعلیٰ اخلاق، کردار اور عملی نمونوں سے اپنے علاقہ کے لوگوں کو اسلام کے نور سے منور کریں

❁❁❁ پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع تقریب تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا ❁❁❁

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا کی کانووکیشن کے موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی یہ تقریب ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ فارغ التحصیل ہونے والے مربیان ہمیشہ یاد رکھیں کہ جامعہ احمدیہ کی بنیاد خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی ہے اور اس کے قیام کا مقصد ایسے لوگ تیار کرنا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں اور تبلیغ اسلام کیلئے دلائل اور براہین اور تزکیہ نفوس کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں بسر کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’ہماری غرض مدرسہ کے اجراء سے محض یہ ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جائے۔ مروّجہ تعلیم کو اس لئے ساتھ رکھا ہے کہ یہ علوم خادم دین ہوں ہماری یہ غرض نہیں کہ ایف اے یا بی اے پاس کر کے دنیا کی تلاش میں مارے مارے پھریں ہمارے پیش نظر تو یہ امر ہے کہ ایسے لوگ خدمت دین کے لئے زندگی بسر کریں اور اسی لئے مدرسہ کو ضروری سمجھتا ہوں کہ شاید دینی خدمت کے لئے کام آسکے۔‘‘

نیز فرمایا: ’’یہاں سے واعظ اور علماء پیدا ہوں جو آئندہ ان لوگوں کے قائم مقام ہوتے رہیں جو گزرتے چلے جاتے ہیں۔ سب سوچو کہ اس مدرسہ کو ایسے رنگ میں رکھا جاوے کہ یہاں سے قرآن دان، واعظ اور علماء پیدا ہوں جو دنیا کی ہدایت کا ذریعہ ہوں۔‘‘

پس آپ جو اس مقدس ادارہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان مقاصد کو اپنے مدنظر رکھیں اور ان کو پورا کریں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے بنیں۔ قرآن کریم کا خوب علم حاصل کریں۔ عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بنیں۔ مربی بن کر اپنے اعلیٰ اخلاق۔ کردار اور عملی نمونوں سے اپنے علاقہ کے لوگوں کو اسلام کے نور سے منور کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جامعہ احمدیہ یوکے کی کانووکیشن یکم جون بروز ہفتہ ہو رہی ہے۔ اس موقع پر فارغ التحصیل مربیان کو جو ہدایات دوں گا، آپ وہ بھی اس پیغام میں شامل کر لیں۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 8 جون 2024)

......☆......❁ ☆ ❁......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دس شرائط آپ کیلئے مشعل راہ ہونی چاہئیں اور اگر انکے مطابق اپنی زندگی گزاریں گے تو دنیا میں حقیقی اخلاقی انقلاب لا سکتے ہیں

ہر ایک احمدی کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ آگے بڑھیں اور اسلام احمدیت کے پُرامن پیغام کو ملک کے تمام لوگوں تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں

ہر احمدی کو خلافت کا وفادار اور فرمانبردار رہنا چاہیے اور خلیفہ وقت کیساتھ محبت اور اخلاص کے تعلق کو مسلسل مضبوط کرتے رہنا چاہیے

یہ ہماری مسلسل ترقی کی کلید ہے اور ہمارا جماعت کی دائمی ترقی کو مشاہدہ کرنے کا ذریعہ ہے، آپ کو mta کثرت سے دیکھنا چاہیے

اور اپنے اہل خصوصاً اپنے بچوں کو بھی اسکی تلقین کرتے رہیں، آپ کو میرے خطبات جمعہ کو سننا چاہیے اور دیگر مواقع پر بھی بیان کی گئی باتوں پر عمل کرنا چاہیے

❁ ☆ ❁ جماعت احمدیہ گیمبیا کے 46ویں جلسہ سالانہ منعقدہ 24 تا 26 مئی 2024 کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز پیغام ❁ ☆ ❁

مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ آپ اپنا 46واں جلسہ سالانہ 24 تا 26؍مئی 2024ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا جلسہ کامیاب کرے، آپ سب بے انتہا فضلوں کے وارث ہوں، اپنے عقائد اور ہمارے مذہب یعنی اسلام کے عقائد اور اس کی خوبصورت تعلیمات اور آنحضور ﷺ کی دی ہوئی ہدایات کے متعلق علم میں اضافہ کرنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کی دس شرائط بیان فرمائی ہیں۔ یہ شرائط آپ کے لیے مشعل راہ ہونی چاہئیں اور اگر ان کے مطابق اپنی زندگی گزاریں گے تو دنیا میں حقیقی اخلاقی انقلاب لا سکتے ہیں۔ ہر شرط بیعت اپنے اندر بے شمار حکمتیں رکھتی ہے۔ ایک احمدی کو اپنے ایمان کو زندہ رکھنے کے لیے ان میں سے ہر ایک شرط پر خوب غور و خوض کرتے رہنا چاہیے۔ خود احتسابی اور مستقل اپنے اعمال کے جائزے لینے کے ذریعے سے ہی ہم شرائط بیعت کے تقاضوں کو پورا کر سکتے ہیں۔

میں آٹھویں شرط بیعت کی طرف آپ کو توجہ دلاتا ہوں جو یوں ہے: ’’دین اور دین کی عزت اور ہمدردئ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔‘‘

حضرت مسیح موعودؑ اس ضمن میں فرماتے ہیں: ’’اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اَب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ مہم عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اُس حکیم وقدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا......‘‘

(فتح اسلام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰-۱۲)

اس لیے آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کے احیائے اسلام کے مشن کو پورا کرنے کے لیے انتھک کوشش کرنے کا وعدہ کرنا چاہیے جس میں پہلی چیز ہمارے خالق اللہ تعالیٰ، جو واحد خدا ہے کی پہچان کروانا اور اس کی عبادت کی طرف بنی نوع انسان کو مائل کرنا ہے۔ دوسری چیز حقوق العباد ادا کرنا ہے تاکہ زمین پر امن اور ہم آہنگی قائم ہو سکے۔

چنانچہ یہ ضروری ہے کہ آپ تبلیغ کے ضمن میں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ حتیٰ کہ آنحضور ﷺ کو بھی اللہ کی طرف سے اسلام کا پیغام پھیلانے کا حکم دیا گیا تھا جس پر آپ ﷺ نے دیانتداری کے ساتھ اور زندگی بھر عمل کیا۔ قرآن کریم میں ہم پڑھتے ہیں: يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۔ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ (المائدۃ:۶۸)

ترجمہ: اے رسول! اچھی طرح پہنچا دے جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف اتارا گیا ہے۔ اور اگر تُو نے ایسا نہ کیا تو گویا تُو نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ یقیناً اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

میں نے مستقل احباب جماعت کو تبلیغ کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی ہے۔ میں نے کہا تھا کہ ’’یہ [تبلیغ اسلام کا] فرض آپ [حضرت مسیح موعودؑ] نے ہم پر ڈالا کہ اس کے ذریعہ سے تم تبلیغ کرو۔ جس حق کو اور ہدایت کو اور سچائی کو تم نے قبول کیا ہے اس کو دنیا میں پھیلاؤ اور بتاؤ اور یہ پرواہ نہیں ہونی چاہئے کہ لوگ مانتے ہیں کہ نہیں مانتے۔ پیغام یہاں کے ہر شہری تک پہنچ جانا چاہئے۔ ہر ملک کے ہر شہری تک ہر احمدی کو پہنچا دینا چاہئے اور یہی وہ کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سپرد فرمایا ہے۔‘‘

(اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ بیلجیم ۲۰۱۸ء)

ایک خطبہ جمعہ میں مَیں نے احباب جماعت کو اس طرح سے نصیحت کی تھی: ’’بعض لوگ کہہ دیتے ہیں...... کہ ہمارے پاس علم نہیں ہے اس لئے ہم تبلیغ نہیں کر سکتے...... ہمیں علمی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے دلائل سے لیس کر دیا ہے اور جماعتی لٹریچر میں اس علم کو مہیا کر دیا گیا ہے کہ معمولی سی کوشش بھی کافی حد تک علمی مضبوطی عطا کر دیتی ہے۔ پھر سوال و جواب کی صورت میں آڈیو ویڈیو مواد موجود ہے۔ پھر ویب سائٹس ہیں...... بہت سے لوگ جب ان کو پیغام پہنچایا جائے تو ان میں سے بعض غیر کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس اس وقت لمبی بحث کا وقت نہیں ہے۔ انہیں پمفلٹ بھی دیئے جا سکتے ہیں...... پس ایک تو پہلے اپنا علم بڑھانے کی ضرورت ہے...... دوسرے یہ پتا ہونا چاہئے کہ اس وقت ہمارے لٹریچر اور ویب سائٹ میں کہاں یہ علمی جواب اور مواد میسر ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸؍ستمبر ۲۰۱۷ء)

لہٰذا میں ہر ایک احمدی کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ آگے بڑھیں اور اسلام احمدیت کے پُرامن پیغام کو ملک کے تمام لوگوں تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس نیک کام میں کامیابی عطا فرمائے۔

اس دور میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں نظامِ خلافت سے نوازا ہے۔ لہٰذا ہر احمدی کو خلافت کا وفادار اور فرمانبردار رہنا چاہیے اور خلیفہ وقت کے ساتھ محبت اور اخلاص کے تعلق کو مسلسل مضبوط کرتے رہنا چاہیے۔ یہ ہماری مسلسل ترقی کی کلید ہے اور ہمارا جماعت کی دائمی ترقی کو مشاہدہ کرنے کا ذریعہ ہے۔ آپ کو ایم ٹی اے کثرت سے دیکھنا چاہیے اور اپنے اہل خصوصاً اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں۔ آپ کو میرے خطبات جمعہ کو سننا چاہیے اور دیگر مواقع پر بھی بیان کی گئی باتوں پر عمل کرنا چاہیے۔

آخر میں مَیں آپ کو اس سال کے شروع میں گھانا جماعت کے صد سالہ جلسہ سالانہ کے موقع پر کہے گئے اپنے الفاظ یاد دلاتا ہوں جو درج ذیل ہیں: ’’میں آپ سب سے کہتا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ آگے بڑھیں اور پورے عزم اور ہمت کے ساتھ عہد کریں کہ آپ ہمیشہ کے لیے وہ تمام ضروری تبدیلیاں لانے کی کوشش کریں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کیے گئے عہد بیعت کی شرائط کو پورا کرنے کے لیے درکار ہیں۔ ان شاء اللہ، اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو آپ دوسروں تک اسلام پہنچانے کا ذریعہ بنیں گے اور اپنے ہم وطنوں اور درحقیقت پوری دنیا کے لوگوں کو حقیقی اسلام کے سائے تلے لانے والے ہوں گے۔‘‘ (اختتامی خطاب برموقع جلسہ سالانہ گھانا ۲۰۲۴ء)

اللہ آپ کو ان نصائح پر احسن رنگ میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ ☆☆

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 25 جون 2024)

رسول اللہ ﷺ غزوہ بنو مصطلق سے مظفر و منصور واپس تشریف لائے اور کُل اٹھائیس روز آپؐ مدینے سے باہر رہے

غزوہ بنو مصطلق کے حالات و واقعات کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 19/جولائی 2024 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: جب نبی کریم ﷺ نے بنو مصطلق پر حملہ کیا تو وہ غافل تھے اس تعلق سے حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اس واقعے کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ اس غزوے کے متعلق صحیح بخاری میں ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بنو مصطلق پر ایسے وقت میں حملہ کیا کہ وہ غفلت کی حالت میں اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ روایت مؤرخین کی روایت کے خلاف نہیں ہے۔

سوال: جب اسلامی لشکر بنو مصطلق کے قریب پہنچا تو ان کی کیفیت کیا تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب اسلامی لشکر بنو مصطلق کے قریب پہنچا تو کیونکہ ان کو معلوم نہیں تھا کہ مسلمان بالکل قریب آ گئے ہیں گو کہ انہیں اسلامی لشکر کی آمد آمد کی اطلاع ضرور ہو چکی تھی۔ وہ اطمینان کے ساتھ ایک بے ترتیبی کی حالت میں پڑے تھے، اسی حالت کی طرف بخاری کی روایت میں اشارہ ہے۔ مگر جب انہیں اسلامی لشکر کے پہنچنے کی اطلاع ہوئی تو وہ اپنی مستقل سابقہ تیاری کے مطابق فوراً صف بند ہو کر جنگ کے لیے تیار ہو گئے اور یہ وہ حالت ہے جس کا ذکر مؤرخین نے کیا ہے۔

سوال: غزوہ بنو مصطلق میں مسلمانوں کو کیا مال غنیمت حاصل ہوا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مالِ غنیمت میں حاصل ہونے والے اونٹوں کی تعداد دو ہزار تھی، بکریوں کی تعداد پانچ ہزار تھی، اور قیدیوں کی تعداد دوسَو گھرانوں پر مشتمل تھی۔ بعض مؤرخین نے قیدیوں کی تعداد سات سَو سے زائد بھی بیان کی ہے۔

سوال: آنحضرت ﷺ نے غزوہ بنو مصطلق کے قیدیوں کا نگران کس کو مقرر فرمایا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے حضرت بریدہؓ کو ان قیدیوں کا نگران مقرر فرمایا تھا۔

سوال: خُمس کسے کہتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے سارے مالِ غنیمت میں سے خُمس نکالا۔ خُمس خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق مالِ غنیمت میں سے وہ پانچواں حصّہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور رسول کے قریبی رشتے داروں اور مشترک اسلامی ضروریات کے لیے الگ کیا جاتا ہے۔

سوال: رسول کریم غزوہ بنو مصطلق کیلئے کتنے روز مدینہ سے باہر رہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس غزوے سے مظفر و منصور واپس تشریف لائے اور کل اٹھائیس روز آپؐ مدینے سے باہر رہے۔

سوال: رسول کریم ﷺ کی جویریہؓ سے شادی کے بارے میں کیا ذکر ملتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بنو مصطلق قبیلے کے جو لوگ گرفتار ہوئے تھے ان میں قبیلے کے سردار حارث بن ابی ضرار کی بیٹی بَرّہ بھی تھیں، جن کا نام تبدیل کر کے آنحضرت ﷺ نے جویریہ رکھ دیا تھا۔ قیدیوں کی تقسیم کے دوران جویریہؓ ایک انصاری صحابی ثابت بن قیسؓ کی سپردگی میں آئی تھیں۔ بَرّہ نے ثابت بن قیس سے مکاتبت کے طریق پر سمجھوتہ کیا تھا (مکاتبت کہتے ہیں کہ کوئی لونڈی یا غلام اپنے مالک سے یہ معاہدہ کر لے کہ وہ اگر اپنے مالک کو اس قدر رقم، جو رقم یہاں مقرر تھی وہ نَو اوقیہ سونا تھا، جو تین سَو ساٹھ درہم بنتے ہیں، فدیے کے طور پر ادا کر دے تو آزاد سمجھا جائے گا۔) اس سمجھوتے کے بعد بَرّہ آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور سارے حالات بتائے اور یہ جتلا کر کہ مَیں بنو مصطلق کے سردار کی لڑکی ہوں فدیے کی ادائیگی میں آپؐ کی اعانت چاہی۔
اس کی کہانی سے آنحضرت ﷺ متاثر ہوئے اور غالباً یہ خیال کر کے کہ وہ ایک مشہور قبیلے کے سردار کی لڑکی ہے شاید اس تعلق سے تبلیغ میں آسانیاں پیدا ہو جائیں آپؐ نے ارادہ فرمایا کہ اس سے شادی فرمالیں۔ بَرّہ کی رضامندی پر آپؐ نے فدیے کی ادائیگی فرما کر ان سے شادی کر لی۔

سوال: جویریہؓ کس طرح اپنی قوم کے لئے نہایت مبارک وجود ثابت ہوئیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: صحابہؓ نے جب یہ دیکھا تو اس بات کو پسند نہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے سسرال والوں کو اپنے ہاتھ میں قید رکھیں لہٰذا ایک سَو گھرانے یعنی سینکڑوں قیدی بلا ادائیگی فدیہ یک لخت آزاد کر دیے گئے۔ اسی لیے حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ جویریہ اپنی قوم کے لیے نہایت مبارک وجود ثابت ہوئی ہے۔

سوال: رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سُلول نے اپنے قبیلے والوں کو رسول کریم ﷺ کی بابت کیا کہا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: عبداللہ بن ابی نے قریش اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف اپنے قبیلے والوں کو بہکانے کی کوشش کی اور یہاں تک کہا کہ مدینے واپس پہنچ کر سب سے زیادہ معزز شخص سب سے زیادہ ذلیل شخص کو شہر سے نکال دے گا۔

سوال: اس موقعے پر زید بن ارقم نے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سُلول کو ٹوکتے ہوئے کیا کہا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: زید بن ارقمؓ نے اس موقعے پر غیرت کا مظاہرہ کیا اور عبداللہ بن ابی کو ٹوکا اور کہا کہ تُو ہی اپنی قوم میں سب سے زیادہ ذلیل ہے۔

سوال: غزوہ بنو مصطلق میں ایک صحابی کو غلطی سے کس نے شہید کر دیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس غزوے میں ایک صحابی شہید ہوئے تھے اور وہ بھی غلطی سے، ایک مسلمان نے انہیں کافر سمجھ کر غلطی سے شہید کر دیا تھا۔

سوال: حضرت ہِشام بن صُبَابہؓ کی شہادت کے بارے میں کیا بیان ہوا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس غزوہ میں ایک صحابی حضرت ہِشام بن صُبَابہؓ شہید ہوئے تھے۔ ان کے واقعہ میں لکھا ہے کہ یہ صرف ایک صحابی شہید ہوئے اور یہ بھی غلطی سے ایک مسلمان کے ہاتھ ہی شہید ہوئے تھے۔ ان کا نام حضرت ہِشام بن صُبَابہؓ تھا۔ انہیں ایک انصاری صحابی حضرت اوسؓ نے مشرکین میں سے سمجھا اور غلطی سے شہید کر دیا۔ ہِشامؓ حضرت عُبادہ بن صَامِتؓ کے قبیلہ میں سے تھے۔

سوال: اس جنگ میں کس طرح فرشتوں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تائید فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس جنگ کے دوران فرشتوں کے ذریعہ تائید کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اُمّ المؤمنینؓ حضرت جویریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم مُریسیع پر تھے۔ میں نے اپنے والد کو سنا وہ کہہ رہے تھے اتنا بڑا لشکر آ گیا ہے جس کا مقابلہ کرنے کی سکت ہم میں نہیں اور میں خود اتنے زیادہ لوگ، ہتھیار اور گھوڑے دیکھ رہی تھی کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔ حضرت جویریہؓ کہتی ہیں کہ میں نے جب اسلام قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شادی کر لی اور ہم واپس آ گئے تو میں مسلمانوں کو دیکھنے لگی۔ وہ مجھے پہلے کی طرح زیادہ تعداد میں نظر نہیں آئے جو جنگ کے دوران نظر آ رہے تھے۔ تو میں نے جانا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رعب تھا جو وہ مشرکین کے دلوں میں ڈالتا ہے۔

......☆......☆......☆......

جب مجلس شوریٰ کسی رائے پر پہنچ جاتی ہے اور خلیفۂ وقت سے منظوری حاصل کرنے کے بعد اس فیصلے کو جماعتوں میں عملدر آمد کرنے کے لئے بھجوا دیا جاتا ہے۔ تو یہ نمائندگان کا بھی فرض ہے کہ اس بات کی نگرانی کریں اور اس پر نظر رکھیں کہ اس فیصلے پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا اور اس طریق کے مطابق ہو رہا ہے جو طریق وضع کر کے خلیفہ وقت سے اس کی منظوری حاصل کی گئی تھی۔

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 24/مارچ 2006 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورہ آل عمران کی آیت نمبر 160 کی تلاوت فرمائی: فَبِمَا رَحۡمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنۡتَ لَہُمۡ ۚ وَلَوۡ کُنۡتَ فَظًّا غَلِیۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِکَ ۪ فَاعۡفُ عَنۡہُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَہُمۡ وَشَاوِرۡہُمۡ فِی الۡاَمۡرِ ۚ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَوَکِّلِیۡنَ۔

سوال: حضور انور نے شوریٰ کے نظام کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جماعت میں مجلس شوریٰ کا ادارہ نظام جماعت اور نظام خلافت کے کاموں کی مدد کے لئے انتہائی اہم ادارہ ہے اور حضرت عمرؓ کا یہ قول اس سلسلہ میں بڑا اہم ہے کہ لَا خِلَافَۃَ اِلَّا بِالۡمَشۡوَرَۃِ کہ بغیر مشورے کے خلافت نہیں ہے اور یہ قول قرآن کریم کی ہدایت اور آنحضرت ﷺ کے اُسوہ کے عین مطابق ہے۔ آپ ﷺ صحابہ سے ہر اہم کام میں مشورہ لیا کرتے تھے۔ قرآن مجید میں مشورہ لینے کا حکم تو ہے لیکن یہ حکم نہیں کہ جو اکثریت رائے کا مشورہ ہو اُسے قبول بھی کرنا ہے۔ اس لئے وضاحت فرما دی کہ مشورہ کے بعد مشورہ کے مطابق یا اُسے ردّ کرتے ہوئے، اقلیت کا فیصلہ مانتے ہوئے یا اکثریت کا فیصلہ مانتے ہوئے جب ایک فیصلہ کر لو کیونکہ بعض دفعہ حالات کا ہر ایک کو پتہ نہیں ہوتا اس لئے مشورہ ردّ بھی کرنا پڑتا ہے۔ تو پھر یہ ڈرنے یا سوچنے کی ضرورت نہیں کہ ایسا نہ ہو جائے، ویسا نہ ہو جائے۔ پھر اللہ پر توکل کرو اور جس بات کا فیصلہ کر لیا اس پر عمل کرو۔

سوال: مشورہ کن لوگوں سے کرنا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شَاوِرُوۡا الۡفُقَہَآءَ وَالۡعَابِدِیۡنَ کہ سمجھدار اور عبادت گزار لوگوں سے مشورہ کرو۔

سوال: جب حضور انور شوریٰ کے کسی فیصلہ کی منظوری فرما دیتے ہیں تو نمائندگان کا کیا فرض ہونا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یاد رکھیں کہ جب مجلس شوریٰ کسی رائے پر پہنچ جاتی ہے اور خلیفۂ وقت سے منظوری حاصل کرنے کے بعد اس فیصلے کو جماعتوں میں عملدر آمد کرنے کے لئے بھجوا دیا جاتا ہے۔ تو یہ نمائندگان کا بھی فرض ہے کہ اس بات کی نگرانی کریں اور اس پر نظر رکھیں کہ اس فیصلے پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا اور اس طریق کے مطابق ہو رہا ہے جو طریق وضع کر کے خلیفہ وقت سے اس کی منظوری

حاصل کی گئی تھی۔ یا بعض جماعتوں میں جا کر بعض فیصلے عہدیداران کی سستیوں یا مصلحتوں کا شکار ہورہے ہیں۔

سوال: شوریٰ کے نمائندگان اور عہدیداران اپنی ذمہ داریاں کس طرح نبھانے کی ضرورت ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: شوریٰ کے نمائندگان اور عہدیداران کو چاہیے کہ جماعت کی نظر میں آپ جماعت کا ایک بہترین حصہ ہیں جن کے سپرد جماعت کی خدمت کا کام کیا گیا ہے۔ اور آپ لوگوں سے یہ امید اور توقع کی جاتی ہے کہ آپ کا معیار ہر لحاظ سے بہت اونچا ہوگا اور ہونا چاہیئے۔ چاہے وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں ہو، عبادت کرنے کی طرف توجہ دینے کے بارے میں ہو، یا بندوں کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں ہو یا خلیفہ وقت سے تعلق اور اطاعت کے بارے میں ہو۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت کو تقویٰ اختیار کرنے کے متعلق کیا بیان فرماتے ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ (الانفال: 30) {وَیَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ} (الحدید: 29) یعنی اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔

سوال: جماعت میں شوریٰ کے نمائندہ کس طرح چنتے ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جماعت میں یہ طریق رائج ہے کہ ایسے لوگ جو بظاہر نظام جماعت کے پابند بھی ہوں، مالی قربانی کرنے والے بھی ہوں، عبادتیں کرنے والے بھی ہوں وہ مرکزی شوریٰ کے لئے اپنے میں سے نمائندے چنتے ہیں جو مجلس شوریٰ میں بیٹھ کر تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے مشورے دیتے ہیں یا دینے چاہئیں۔

سوال: جب شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ کی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ کی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگرچہ اللہ اور اس کا رسول اس سے مستغنی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میری اُمّت کے لئے رحمت کا باعث بنایا ہے۔ پس ان میں سے جو مشورہ کرے گا وہ رشد وہدایت سے محروم نہیں رہے گا۔

سوال: جو بھی شوریٰ نمائندہ یا عہدیدار ہو اسے کیسا ہونا چاہیئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ جو دو تین دن شوریٰ کے لئے آتے ہیں اور آئے ہیں، ان میں صرف یہی نہیں کہ ان دنوں میں ہی یہیں نمازیں پڑھنی ہیں اور دعاؤں کی طرف توجہ دینی ہے بلکہ ہر نمائندے کو، ہر عہدیدار کو، باقاعدہ نماز باجماعت کا عادی ہونا چاہیئے۔ خود اپنے جائزے لیں، اپنا محاسبہ کریں، دین کی سربلندی کی خاطر آپ کے سپرد بعض ذمہ داریاں کی گئی ہیں۔ اگر ان میں دین کے بنیادی ستون کی طرف ہی توجہ نہیں ہے تو خدمت کیا کریں گے اور مشورے کیا دیں گے۔ جو دل عبادتوں سے خالی ہیں ان کے مشورے بھی تقویٰ کی بنیاد پر نہیں ہوسکتے۔

سوال: اگر نمائندگان شوریٰ اور تمام عہدیداران اور تمام خدمت گزار اپنے اندر تقویٰ قائم کریں تو کیا ہوگا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اگر نمائندگان شوریٰ اور تمام عہدیداران اور تمام خدمت گزار اپنے اندر تقویٰ کی حالت پیدا کرلیں تو جماعت کے تقویٰ کے معیار بھی خود بخود بڑھنے شروع ہو جائیں گے انشاء اللہ اور پھر ہر فیصلہ جو کیا جائے گا اور ہر فیصلہ جس کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے گی، اس پر عملدرآمد بھی ہوگا اور اس میں برکت بھی پڑے گی۔ اور یہ شکوے بھی انشاء اللہ ختم ہو جائیں گے کہ اتنی کوششوں کے باوجود بھی ہمارے پروگراموں کے نتائج سامنے نہیں آئے۔

سوال: حضور انور نے جماعت کو شوریٰ کے بابرکت ایام میں کس طرف توجہ دلائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اپنی ذمہ داریوں کے احساس کو اجاگر کریں، اس کو سمجھیں اور خدا سے مدد مانگتے ہوئے شوریٰ کے دنوں میں اپنے اجلاس کے اوقات میں بھی اور فارغ اوقات میں بھی دعاؤں میں گزاریں۔ اور جب اپنی جماعت میں جائیں تو وہاں بھی آپ میں اس تبدیلی کا اثر مستقل نظر آتا ہو۔ یاد رکھیں کہ ہوشیاری، چالاکی یا علم سے نہ احمدیت کا غلبہ ہونا ہے، نہ کوئی انقلاب آنا ہے۔ اگر دنیا میں کوئی تبدیلی پیدا ہونی ہے تو وہ دعاؤں سے اور تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے ہونی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی ہوگی۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 23/اپریل 2024ء بروز منگل 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز احمد صاحب (یوکے)

12/اپریل 2024ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے شوہر پولیس میں ملازم تھے اور سنہ 2000ء میں لاہور میں ایک پولیس مقابلے میں اپنی ڈیوٹی کی ادائیگی کے دوران مارے گئے تھے۔ مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ، خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت کا تعلق رکھنے والی اور چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل کے ساتھ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم وقار احمد بھٹی صاحب مسجد فضل میں سیکیورٹی کی ڈیوٹی بھی کرتے رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم مستری ممتاز احمد صاحب ابن مکرم حکیم الدین صاحب (قادیان)

29/فروری 2024ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد مکرم حکیم الدین صاحب (آف گاؤں سین پور صوبہ اتر پردیش بھارت) کے ذریعہ آئی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، صابر و شاکر، محنتی، خاموش طبع اور سادہ طبیعت کے حامل ایک نیک انسان تھے۔ جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے پروگراموں میں شوق سے شمولیت کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرمہ عدیلہ رفعت صاحبہ بنت مکرم صالح حسین صاحب (صادق پور ضلع عمرکوٹ سندھ)

30/مارچ 2024ء کو 36 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ تحریک وقف نو میں شامل تھیں۔ چھ سال طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ اور تین سال فضل عمر ہسپتال میں بطور سٹاف مریضوں کی خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند اور تہجد گزار خاتون تھیں۔ خلافت اور جماعت سے بے انتہا محبت کا تعلق تھا۔ خلافت یا جماعت کے خلاف کسی کی بات برداشت نہیں کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کی تین سال کی ایک چھوٹی بیٹی ہے۔ اس کو بھی خلافت سے متعلق نظمیں یاد کروائی ہیں اور کافی دعائیں چھوٹی عمر میں ہی یاد کروادی تھیں۔ آپ مکرم عبدالحلیم احمد صاحب کی ہمشیرہ تھیں۔

(3) مکرم منصور احمد صاحب ایڈووکیٹ ابن مکرم حافظ محمد عمر صاحب (اوچ شریف۔ بہاولپور)

3/اپریل 2024ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے دادا حضرت مولوی محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ اور نانا حضرت حکیم عبدالخالق صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، غریب پرور، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ایک نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے مقامی سطح پر مجلس انصار اللہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ شامل ہیں۔

(4) مکرم محمد بچل صاحب ابن مکرم متارو خان صاحب (گوٹھ میر جی لانڈھی ضلع میر پور خاص)

15/نومبر 2023ء کو 95 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، مہمان نواز اور اچھے اخلاق کے مالک ایک مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم نے اپنے بیٹے کو خدمت دین کے لئے وقف کیا اور معلم بننے کے لیے بھیجا۔

(5) مکرم منور احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب (لندن۔ یوکے)

14/فروری 2024ء کو 65 سال کی عمر میں پاکستان میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے مقامی سطح پر سیکرٹری مال، سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری وقف جدید کے علاوہ ناظم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ انصار اللہ کے تبلیغی سٹالوں میں بھی باقاعدہ شامل ہوتے تھے۔ مرحوم نماز اور روزہ کے پابند، مہمان نواز، غریب پرور، خلافت کے شیدائی ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا، بہو اور دو پوتے شامل ہیں۔ مرحوم کی اہلیہ اور آپ کے بیٹے مکرم لئیق احمد صاحب دونوں MTA میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

HOTEL FIRDOUS
SALANDI BY PASS (BHADRAK)
Nearest to Bus Stand & Railway Station
A/C & Non A/C Rooms, Marriage & Confrence Hall, Laundry Facility
Landline : 06784-240620 Mobile : 9078517843, 7852974737
طالب دعا : شیخ طاہر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

A. SAMSUL ALAM
A. ABDUL RAHIM

Dealers of Natural Precious & Semi-Precious Gemstones
TOONICE — DEALERS OF PRECIOUS & SEMI-PRECIOUS GEMSTONES
No. 100/59-A, 1st Floor, South Thaikkat Street Melapalayam, Tirunelveli-627005 Tamil Nadu, India
+91 9659389953 toonicegems@gmail.com
Al-Nida GEMS
No. 1/B3, 1st Floor Village Road Balaji Nagar Extension Puzhuthivakkam, Chennai-600091 Tamil Nadu, India
+91 9042150339 alnidagems@gmail.com
HG GEMS — HANIYAHANA GEMS CO., LTD.
No. 191/16, Soi Puttha Osot Siphraya, Bangrak Bangkok - 10500 Thailand
+66 638751327 gemscertify22@gmail.com
طالب دعا : اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلا پالم، صوبہ تامل ناڈو)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11848: میں امۃ الحفیظ شگوفہ زوجہ مکرم سید یاسین احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن نہرو روڈ گارڈن ایریا فرسٹ کراس شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد ہار 38 گرام، لچھہ 37 گرام، دو چوڑیاں 20 گرام، نکلیس 25 گرام، گلے کی چین 20 گرام، 2 لاکٹ 6 گرام، جالی دار لٹکن کرن کے ساتھ 7.200 گرام، کرن جھمکے 5.200 گرام، چھوٹے جھمکے کرن کے ساتھ 4.300 گرام، سفید کنکر کی جالی کرن کے ساتھ 6.800 گرام، انگوٹھیاں چار عدد 15.300 گرام، کرن جھمکے 7.000 گرام، کرن جھمکے لرزک کے ساتھ 13.000 گرام، ناک کا تار اور نتھ 2.100 گرام، گلے کی چین پنڈنٹ کے ساتھ 8.300 گرام، کرن 2.500 گرام۔ زیور نقرئی: 143.000 گرام۔ حق مہر -/25,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : محمد عبید اللہ قریشی الامۃ : امۃ الحفیظ شگوفہ گواہ : رشید جمال

مسل نمبر 11849: میں سیدہ یاسمین بانو زوجہ مکرم سید منان احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن الیاس نگر سیکنڈ کراس شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک سیٹ کان کی بالیاں 4 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/10,000 روپے خاوند کے ذمہ تھے جو کہ وفات پا چکے ہیں۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : راشد جمال الامۃ : سیدہ یاسمین بانو گواہ : ایم عبید اللہ قریشی

مسل نمبر 11850: میں سید شاہد احمد ولد مکرم سید لقمان احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن سیکنڈ کراس الیاس نگر 100ft روڈ نئی منڈی شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 اپریل 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : راشد جمال العبد : سید شاہد احمد گواہ : محمد عبید اللہ قریشی

مسل نمبر 11851: میں عائشہ صدیقہ زوجہ مکرم قمر الاسلام صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن فرسٹ کراس سلطان محلہ نئی منڈی شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/15,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : راشد جمال الامۃ : عائشہ صدیقہ گواہ : ایم عبد اللہ قریشی

مسل نمبر 11852: میں امۃ البشیر جاسمین زوجہ مکرم ہارون احمد راحل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن: سیکنڈ کراس 100 فٹ روڈ نزد کے سی بی کوارٹر شموگہ نئی منڈی صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: دو عدد چوڑیاں 18 گرام، گلے کا ایک عدد ہار 6 گرام، کان کی بالیاں ایک سیٹ 10 گرام، کان کی بالیاں ایک سیٹ 4 گرام، ایک عدد انگوٹھی 1 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) ایک عدد انگوٹھی 2.5 گرام 18 کیریٹ، ایک عدد گلے کا ہار 25 گرام 18 کیریٹ۔ ایک عدد گلے کی چین 2.5 گرام 18 کیریٹ۔ حق مہر -/30,000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : راشد جمال الامۃ : امۃ البشیر جی گواہ : ایم عبد اللہ قریشی

مسل نمبر 11853: میں بھوری بیگم زوجہ مکرم سابو خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن کریم پور تحصیل سیدو ضلع دھولپور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 اپریل 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ڈھائی گرام 22 کیریٹ۔ حق مہر 500 گرام چاندی۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عابد خان الامۃ : بھوری بیگم گواہ : سابو خان

مسل نمبر 11854: میں عارفہ حمید زوجہ مکرم عبد الحمید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 30 مئی 1986 پیدائشی احمدی ساکن تھکنا تھل پوسٹ آفس سوتھا پورم ضلع مالا پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 مئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 20 گرام 22 کیریٹ بشمول حق مہر۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : ناصر احمد زاہد الامۃ : عارفہ حمید گواہ : عبد الحمید

مسل نمبر 11855: میں سجنہ ٹی زوجہ مکرم تنویر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 10 اپریل 1992 پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ مسلم جماعت پاتھا پیرم پوسٹ آفس ارنا کولم ضلع مالا پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جنوری 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ساڑھے پانچ پاون 22 کیریٹ جس میں حق مہر ڈھائی پاون وصول پا چکی ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : ہدایت اللہ الامۃ : سجنہ ٹی گواہ : تفصیل احمد

مسل نمبر 11856: میں Amath بیگم کے زوجہ مکرم Assainar کے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 6 جون 1968 پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ مسلم جماعت کلکولم پوسٹ آفس کاراپورم ضلع مالا پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 مئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 10 پاون 22 کیریٹ 3 پاون حق مہر اس میں شامل ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/1,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : Assainar کے الامۃ : Amath بیگم کے گواہ : ٹی کے محمود

مسل نمبر 11857: میں کے محمد ولد مکرم کے زید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن کے کے ہاؤس Mannarkkad صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 اپریل 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے: مکان اور زمین ساڑھے سات سینٹ۔ قیمت -/30,00,000 روپے۔ میرا گزارہ آمداز کاروبار ماہوار -/2,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ٹی شفیق احمد العبد : کے محمد گواہ : ایم کے راشد

مسل نمبر 11858: میں Subaida بنت مکرم حمزہ سی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 29 مئی 1984 پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ مسلم جماعت مریا کنی ضلع پالا کاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 جون 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ (1) ساڑھے چھ سینٹ زمین رہائشی جس میں دو کمرہ پر مشتمل ایک مکان ہے۔ موضع موریا کنی (مندرجہ بالا جائیداد میں خاوند بھی شامل ہے۔ خاکسار کا طلاق ہو چکا ہے) خسرہ نمبر 15-682/14۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز

کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : پی نوشاد　　الامۃ : Subaida C　　گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 11859: میں میمونہ ٹی پی زوجہ مکرم ناصر احمد پی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 31 مئی 1971 پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ مسلم مشن مریاکنی ضلع پالاکاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 جون 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ڈیڑھ پاون 22 کیریٹ،حق مہر-/5,000 روپے وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : امیر علی ٹی　　الامۃ : میمونہ ٹی پی　　گواہ : پی نوشاد

مسل نمبر 11860: میں الفاپی بنت مکرم ناظر احمد پی صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 25 اکتوبر 2004 پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ مسلم جماعت مریاکنی ضلع پالاکاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 جون 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 9 گرام 22 کیریٹ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : امیر علی ٹی　　الامۃ : الفاپی　　گواہ : پی نوشاد

مسل نمبر 11861: میں آصفہ ایم اشرف بنت مکرم محمد اشرف صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 24 اپریل 2004 پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ مسلم جماعت پتھہ پیرم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 نومبر 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 4 گرام 22 کیریٹ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ : ہدایت اللہ خان　　الامۃ : آصفہ ایم اشرف　　گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 11862: میں صالحہ محمود زوجہ مکرم ایس وی شبیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹر تاریخ پیدائش 1993 پیدائشی احمدی ساکن دارالصدق اے ایم جے کرولائی مالا پورم مستقل پتہ: کومنچری (اچ) Thiruvizhamkunnu ضلع پالاکاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 مئی 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/6,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شبیل احمد　　الامۃ : صالحہ محمود　　گواہ : ناصر احمد

مسل نمبر 11863: میں نوریا کے پی زوجہ مکرم تفصیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 21 ستمبر 1996 پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ مسلم جماعت پتھہ پیرم پوسٹ آفس ایڈاونّا ضلع مالا پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جون 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 4 پاون 22 کیریٹ بشمول حق مہر 3 پاون۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ناصر احمد زاہد　　الامۃ : نوریا کے پی　　گواہ : ہدایت اللہ خان

مسل نمبر 11864: میں خافیہ ناظر سی کے بنت مکرم ناظر احمد سی کے صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 30 اگست 2002 پیدائشی احمدی ساکن احمدیہ مسلم جماعت چنمکولنگرا ہاؤس پتھ پیرم اڈونّا ضلع مالا پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 جون 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ : ناصر احمد زاہد　　الامۃ : خافیہ ناظر سی کے　　گواہ : سی کے ناصر احمد

مسل نمبر 11865: میں خاجہ بی زوجہ مکرم لاڑے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 70 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن تعلقہ جیورگی ضلع گلبرگہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 جون 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: آدھا تولہ 6 گرام کان کی بالیں و گلے کا لچھا،آدھا تولہ 6 گرام، گلے کی چین (تمام زیورات 22 کیریٹ)۔حق مہر-/5,000 روپے۔اسکے علاوہ والدہ کی دو ایکڑ زمین ہے جس کا کورٹ میں کیس چل رہا ہے فیصلہ آنے کے بعد اطلاع کردی جائے گی۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/1,500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد ابراہیم تیر گھر　　الامۃ : خاجہ بی　　گواہ : کلیم احمد سگری

مسل نمبر 11866: میں محمد عمر فاروق ہوڈڑی ولد مکرم محمد اسماعیل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار تاریخ پیدائش 11 اپریل 1986 پیدائشی احمدی ساکن مسلم پورہ یادگیر ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 مئی 2024 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/20,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : محمد کلیم خان　　العبد : محمد عمر فاروق ہوڈڑی　　گواہ : طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 11867: میں امتہ الحیٔ بنت مکرم محمد ابراہیم تیر گھر صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 11 ستمبر 2004 پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 60-6-2 محلہ کالا چبوترہ یادگیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 جون 2024 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از خورد و نوش ماہوار-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ : محمد ابراہیم تیر گھر　　الامۃ : امتہ الحیٔ　　گواہ : سلیم مکاندار

Love for All
Hatred for None

Fashion Quality

Sofa Works

115, Krishna Corner, Lakshmipuram Main Road,
Palani 624601 (Tamil Nadu)
Mobile : 94438 37576, 97861 47575

طالب دعا : ایم محمد حسین (جماعت احمدیہ پالانی، صوبہ تامل ناڈو)

M.F. STEELS & ALUMINIUM

Deals in All types of
Aluminium chennels, Section &
Steels, Pipes, Tubes, ACP, Sheet etc.

Sk. Muneer Ahmed
7008220172 9437147910
ahmedmuneersk@gmail.com

طالب دعا : شیخ منیر احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 73 Thursday 29 - August - 2024 Issue. 35

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

اگر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش نہیں ہورہی اگر تقویٰ میں ترقی کرنے کی کوشش نہیں ہورہی
اگر اخلاق کے اعلیٰ نمونے دکھانے کی کوشش نہیں ہورہی اگر بندوں کے حقوق ادا نہیں ہورہے تو پھر جلسے پر آنے کا مقصد ہی پورا نہیں ہوتا

یہ کتنی بڑی ذمہ داری ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم پہ ڈالی ہے کہ اپنی تمام محبتوں پر اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو غالب کریں
آج یہ عہد کریں کہ ہم نے جو عہد بیعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے باندھا ہے اس کو ہم پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے
ایمان کو ثریا سے لانے کے لئے اپنی بھرپور کوشش کریں گے

ان دنوں میں تعلقات بڑھانے میں محبت کو فروغ دینے میں بہت زیادہ زور دیں
اگر کوئی رنجش ہے تو انہیں دور کرنے کی کوشش کریں، جو پرانے جھگڑے ہیں ان پر بھی ایک دوسرے سے معذرتیں کریں اور معافیاں مانگیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23/اگست 2024ء بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمد للہ آج جلسہ سالانہ جرمنی شروع ہو رہا ہے۔ اس وقت جرمنی کی جماعت مجھے وہاں جلسہ میں دیکھنا چاہتی تھی لیکن انسان کے ساتھ بشری تقاضے بھی لگے ہوئے ہیں صحت وغیرہ بھی اس کا ایک حصہ ہے اس وجہ سے ڈاکٹر کے مشورے سے آخری وقت میں جرمنی کے سفر کو ملتوی کرنا پڑا اور یہی تجویز ہوا کہ یہاں سے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جلسہ کے پروگراموں میں شامل ہوا جائے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے کی ایجادوں میں اس نے اس طرح رابطے کے سامان مہیا فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلسہ اور تمام انتظامات ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور لوگوں کو تمام پروگراموں سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔

میں تمام ڈیوٹی کرنے والے کارکنان سے کہوں گا کہ سب سے پہلے آپ کا فرض ہے کہ مہمانوں کی بہترین مہمان نوازی کے لئے حتی المقدور خدمت کے جذبہ سے کام کریں۔ ہمیشہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کریں ہر شعبہ کا کارکن ہنستے ہوئے مہمان کے ساتھ پیش آئے۔ دعائیں کرتے ہوئے کام کریں اور مہمان بھی اس مقصد کو سامنے رکھیں جو جلسہ کا مقصد ہے اسی مقصد کو ہر احمدی کو سامنے رکھنا چاہئے۔ اگر یہ ہوگا تو ہر قسم کی تکلیفوں کو ہر شامل ہونے والا خدا تعالیٰ کی خاطر برداشت کرے گا اور یوں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنے گا۔ اس کی اللہ تعالیٰ ہر ایک کو توفیق دے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے یہ ایک بہت بڑا انعام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے کہ سال میں ایک دفعہ ہم جمع ہو کر اپنی روحانی اور اخلاقی ترقی کے سامان بہم پہنچائیں۔ ایسے پروگرام بنائیں جو ہمیں خدا تعالیٰ سے قریب کرنے والے اور تقویٰ میں بڑھانے والے ہوں۔ اس ارادے اور نیت سے دن گزاریں کہ ہم نے اعلیٰ اخلاق اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔ آپس میں محبت پیار اور تعلق کو بڑھانا ہے۔ رنجشوں کو دور کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنی ہے ہر قسم کی لغویات سے اپنے آپ کو بچانا ہے اور یہی وہ چیزیں ہیں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے توقع کی ہے اور یہی وہ چیز ہے جو خدا تعالیٰ کو پسند ہے اور جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان بنایا ہے اور اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ پس جلسہ پر آنے والے ہر احمدی کو ہمیشہ یہ باتیں پیش نظر رکھنی چاہئیں۔ اگر خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش نہیں ہو رہی اگر تقویٰ میں ترقی کرنے کی کوشش نہیں ہو رہی اگر اخلاق کے اعلیٰ نمونے دکھانے کی کوشش نہیں ہو رہی اگر بندوں کے حقوق ادا نہیں ہو رہے تو پھر جلسے پر آنے کا مقصد ہی پورا نہیں ہوتا اور اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں صرف انہی کے حق میں پوری ہوں گی جو اس مقصد کو سمجھ رہے ہوں گے۔ اس غرض کو سمجھ رہے ہوں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کا اجرا فرمایا تھا۔ آپ فرماتے ہیں:

میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں بلکہ وہ علت غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے۔

پس ہر احمدی کو ان باتوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اگر لوگ اس مقصد کو حاصل نہیں کرتے جو جلسہ کا مقصد ہے کہ تقویٰ پیدا کیا جائے تو پھر جلسہ پر آنے کا کوئی مقصد نہیں اور جلسہ منعقد کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

پس یہ کتنی بڑی ذمہ داری ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم پہ ڈالی ہے یہ کتنی بڑی توقع ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے کی ہے کہ اپنی تمام محبتوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو غالب کریں۔ کوئی ایسی محبت نہ ہو دنیاوی جو اس محبت کا مقابلہ کر سکے۔ پس یہ دلوں میں اگر ہمارے بات بیٹھ جائے گی تو پھر ہی ہماری دنیا بھی سنور جائے گی اور دین بھی سنور جائے گا۔ آخرت بھی سنور جائے گی اور یہ دنیا بھی سنور جائے گی۔

پس اس بات کو ہمیشہ شامل ہونے والوں کو سامنے رکھنا چاہئے اور ان تین دنوں میں اس کی جگالی کرتے رہنا چاہئے۔ اس کو بار بار دہراتے رہنا چاہئے۔ بار بار اپنے ذہن میں لاتے رہنا چاہئے۔ اگر یہ چیز آپ کر لیں گے تو پھر سمجھیں کہ آپ نے جلسہ پر آنے کے مقصد کو پا لیا اور اگر نہیں تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرنے والے نہیں ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا سے مفقود ہو گئی تھی اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانے میں پائی نہیں جاتی تھی اسے دوبارہ قائم کرے۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں:

اے وہ تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یاد رکھو کہ کامل بندے اللہ تعالیٰ کے وہی ہوتے ہیں جن کی نسبت اللہ فرماتا ہے۔ رِجَالٌ لَّا تُلۡهِيۡهِمۡ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيۡعٌ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ۔ جب دل خدا کے ساتھ سچا تعلق اور عشق پیدا کر لیتا ہے تو وہ اس سے الگ ہوتا ہی نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کا ذکر ہر احمدی کو ہمہ وقت مدنظر ہونا چاہئے ہمیشہ یہ کوشش ہو کہ میں ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق کرنے والا بنوں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبان کو بھی تر رکھوں اور ہر اس کام سے بچنے والا بنوں جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں روکا ہے۔

پس آج یہ عہد کریں کہ ہم نے جو عہد بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باندھا ہے اس کو ہم پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے زیر اثر اور آپ کے مشن کو پورا کرتے ہوئے ایمان کو ثریا سے لانے کے لئے اپنی بھرپور کوشش کریں گے نہ کہ اپنے ایمانوں کو بھی کم کر کے دنیاداری میں پڑ جائیں اور ہمیشہ قرآنی تعلیم پر عمل کریں گے تا کہ ہم خیر امت میں سے شمار ہوں۔ اس امت میں شمار ہوں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے خیر رکھی ہے اور اپنے ہر عمل سے اس کے پاک نمونے قائم کریں گے۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ اب یہ ایمان اور یہ تعلیم ہمارے دلوں کا ہمارے عملوں کا ہمیشہ کے لئے حصہ بنی رہے گی۔ انشاء اللہ۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہاں بہت سے علمی تربیتی اور روحانی بہتری پیدا کرنے کے لئے بھی تقاریر ہوں گی۔ انہیں بھی سنیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ان تقریروں کو سنتے ہوئے عہد کریں اور مدد مانگیں کہ اے خدا ہم نیک نیت ہو کر تیرے مسیح کے بلانے پر دلوں کی اصلاح کے لئے حاضر ہوئے ہیں لیکن یہ اصلاح ہم اپنے زور بازو سے نہیں کر سکتے۔ تیری مدد کی ضرورت ہے۔ اگر ایاک نستعین کی دعا سنتے ہوئے تو نے ہماری مدد نہ کی تو ہم تیری عبادت کے معیار حاصل نہیں کر سکتے۔ پس یہ دعا کریں کہ اے میرے خدا اے میرے پیارے خدا تجھ کو تیرا ہی واسطہ کہ ہمیں ضائع ہونے سے بچا لے۔ جس نیک مقصد کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں اس سے ہمیں بیشمار حصہ دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بیان فرمایا ہے کہ جمع ہونے والے آپس میں تعارف بڑھائیں۔ پس ان دنوں میں تعلقات بڑھانے میں محبت کو فروغ دینے میں آپس میں سلامتی کو پھیلانے میں بہت زیادہ زور دیں۔ اگر کسی وجہ سے کوئی رنجش پیدا ہو چکی ہے تو انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے جو پرانے لڑائی جھگڑے ہیں ان پر بھی ایک دوسرے سے معذرتیں کریں اور معافیاں مانگیں۔ ذاتی اناؤں کے جال سے نکل جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے والے بنیں کہ ایک مسلمان سے دوسرے مسلمان کو اس کی زبان اور ہاتھ سے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ ہم جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان تین دنوں میں خاص طور پر اور ہمیشہ آپ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور اپنے فضلوں کی بارش برساتا رہے اور دعاؤں کی توفیق بھی دیتا رہے۔

☆......☆......☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad